SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday May, 29, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at 5.45 of the clock in the evening, with Madam Deputy Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ
وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ۚ وَإِنْ تَكْفُرُوْا فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ
اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿١٣١﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٣٢﴾

[ترجمہ : اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور جن لوگوں کو
تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی ان کو بھی اور (اے محمدؐ) تم کو بھی ہم نے حکم
تاکیدی کیا ہے کہ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور اگر کفر کرو گے تو (سمجھ رکھو کہ) جو
کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور خدا بے پروا اور سزا
وار حمد و ثنا ہے۔ (۱۳۱)

اور (پھر سن رکھو کہ) جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی
کا ہے۔ اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔ (۱۳۲)] ع

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday May, 29, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at 5.45 of the clock in the evening, with Madam Deputy Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ
وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ
اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾

[ترجمہ : اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی ان کو بھی اور (اے محمدؐ) تم کو بھی ہم نے حکم تاکیدی کیا ہے کہ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور اگر کفر کرو گے تو (سمجھ رکھو کہ) جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور خدا بے پروا اور سزا وار حمد و ثنا ہے۔ (۱۳۱)

اور (پھر سن رکھو کہ) جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے۔ اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔ (۱۳۲)]

POINT OF ORDER: LATE STARTING OF SESSION

میڈم ڈپٹی چیئرمین : رخصت کی درخواستیں۔ جناب منظور گچکی صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب منظور احمد گچکی : پوائنٹ آف آرڈر۔ میڈم چیئرپرسن میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آرڈر آف دی ڈے پر 4 بجے کا وقت دیا گیا ہے اور اس وقت تقریباً پونے سات بجنے والے ہیں بیچ میں اڑھائی پونے تین گھنٹے کا جو وقفہ ہے یہ کس لئے کیا گیا یہاں جو دوسرے ممبران ہیں یقیناً اس سے ان کو تکلیف ہوئی ہے میں نے کل چیئرمین صاحب سے بھی کہا تھا کہ یہ تو ہمیشہ کا دستور ہے لیکن آج تو تین گھنٹے کا delay ہے جو میں نہیں سمجھتا کہ کیوں ہوا ہے۔ اس کے علاوہ جو ہاؤس کی privilege breach ہوئی ہے وہ اس سے پہلے کبھی ہو ہی نہیں سکتی۔

چوہدری امیر حسین : محترمہ ! مجھے اس کا احساس ہے اور جو بات معزز ممبر نے کہی ہے وہ ہے بھی بڑی درست، اصل میں کل جو وقت رکھا گیا تھا وہ تو 4 بجے کا ہی تھا جو انھوں نے فرمایا اور ہم بھی وقت پر شروع کرنا چاہتے تھے لیکن آج اصل میں سینیٹرز اور ایم این اے حضرات کی بجٹ کے سلسلے میں پارلیمانی میٹنگ تھی خیال تھا کہ یہ نماز ظہر سے پہلے ختم ہو جائے گی اور 4 بجے سینٹ کا بروقت اجلاس شروع ہو جائے گا۔ چونکہ بہت سے دوستوں بات کرنی تھی تو وقفے کے بعد پھر وہ میٹنگ کرنا پڑی۔ تو اس لئے یہ دیر ہو گئی۔ گو وہ اپنی جگہ بڑا اہم معاملہ تھا لیکن اس معزز ایوان کا وقت بھی بڑا قیمتی ہے اور فاضل ممبران جو کہ میٹنگ میں موجود نہیں تھے ان کو انتظار کرنا پڑا اور تکلیف ہوئی اس کے لئے مجھے افسوس ہے یہ جان بوجھ کر delay نہیں کی گئی اس وجہ سے ہوئی۔ بہر حال چونکہ یہ ہماری طرف سے ہوئی ہے۔ میں ان سے معذرت خواہ ہوں۔

LEAVE OF ABSENCE

میڈم ڈپٹی چیئرمین : رخصت کی درخواستیں۔ جناب محمد ابراہیم خان صاحب نے بوجہ علالت مورخہ 26 مئی تا حالیہ اختتام اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ

ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : امیر عبداللہ خان روکڑی صاحب نے ناسازی طبع کی بناپر مورخہ 28 مئی کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب محمد علی خان صاحب ہوتی۔

MOTION UNDER RULE 236

Mr. Muhammad Ali Khan: Madam Chairperson, I would like to move a motion. I beg to move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirement of Rule 38 regarding Question Hour be suspended.

Madam Deputy Chairman: Syed Iqbal Haider on point of order.

Syed Iqbal Haider: Madam Chairperson, if today is the Private Members' Day then there is no Question Hoiur on Private Members' Day. Is it a Private Members' Day? If so, then there is no need for suspending the Question Hour.

Madam Deputy Chairman: Ch. Amir Hussain Sahib.

چوہدری امیر حسین : یہ فاضل سینٹر صاحب نے اپنے point of view سے بہت صحیح بات کی ہے لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اتوار کو وقفہ سوالات اس لئے نہیں ہوتا کہ اس دن پرائیویٹ ممبرز ڈے ہوتا ہے۔ وقفہ سوالات ویسے ہی اتوار کو نہیں ہوتا جیسا کہ ایک مثال ہے کہ قومی اسمبلی میں منگل کو پرائیویٹ ممبرز ڈے ہوتا ہے لیکن اس دن وقفہ سوالات ہوتا ہے چنانچہ وقفہ سوالات کا پرائیویٹ ممبرز ڈے کا آپس میں کوئی تعلق نہیں یعنی وقفہ سوالات پرائیویٹ ممبرز ڈے پر ہو سکتا ہے اور بہت سی پارلیمنٹ میں ہے چونکہ آج درخواست کر کے ایک پرائیویٹ ممبرز ڈے کیا گیا تھا اور ایک سپیشل دیا گیا' آج چونکہ questions تو ویسے ہی نہیں ہیں لیکن

to remove that technicality یہ موشن move کی گئی ہے بہر حال یہ موشن move کرنا ضروری ہے۔

PRIVILEGE MOTION

RE: PCO QUOTA FOR SENATORS

میڈم ڈپٹی چیئرمین : تحریک استحقاق نمبر 12۔ جناب میر سہراب خان کھوسہ صاحب۔

میر سہراب خان کھوسہ : میں عرض کرتا ہوں کہ پچھلے اجلاس میں سینٹرز کا پی سی او کا کوٹہ بڑھانے کے متعلق میرے سوال نمبر 5 جو 11 'اپریل 91ء میں پوچھا گیا تھا پر ایک ضمنی سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر موصوف نے یقین دہانی کرائی تھی کہ سینٹرز کا پی سی او کا کوٹہ ایک سے تین تک اگلا اجلاس شروع ہونے سے پہلے بڑھا دیا جائے گا۔ لیکن پہلا ہی وعدہ پورا نہیں ہو سکا۔ وزیر موصوف کی غلط بیانی سے میرا اور پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا تحریک منظور کرتے ہوئے اسے استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : نمبر 13 'اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب کا موشن بھی اسی نوعیت کا ہے۔ جناب بہرہ ور سعید صاحب

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جو انہوں نے پڑھا ہے اسے میں adopt کرتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : نمبر 14' جناب فصیح اقبال صاحب آپ کا بھی اسی پر ہے۔ آپ سپورٹ کرتے ہیں یا بولنا چاہیں گے۔

سید فصیح اقبال : میری تحریک یہ ہے۔ مورخہ 11 ''اپریل 91ء کو سوال نمبر 5 کے جواب میں چوہدری شجاعت حسین وفاقی وزیر نے 'وزیر مواصلات کی جانب سے ایوان کو تعین دہانی کرائی تھی کہ سینٹر حضرات کو پی سی او کا وہی کوٹہ دیا جائے گا جو کہ ایم این اے حضرات کو دیا گیا ہے۔ اور یہ بھی یقین دہانی کرائی تھی کہ اس کا اعلان موجودہ سیشن سے پہلے کر دیا جائے گا۔ لیکن حکومت کی جانب سے کوئی اعلان اب تک نہیں کیا گیا جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس معاملے کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب مرتضیٰ جتوئی صاحب

Mr. Ghulam Murtaza Jatoi: Madam Chairperson, I oppose the motion. I never said that I am going to announce the PCO quota before next session. The matter is under consideration and the file is already with the Prime Minister and I assure the House that as soon as we get reply from the Prime Minister it will be announced. We have recommended that there should be three PCOs for the Senators and I hope that the file will be coming back soon from the Prime Minister. In principle we agree and in principle the Prime Minister has also agreed so within one month, I think, this announcement will be coming.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : سہراب خان کھوسہ صاحب۔ ابھی پوری سٹیٹ منٹ وزیر صاحب نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ اب اس کے بعد بھی آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

میر سہراب خان کھوسہ : میں ہی کہہ رہا ہوں کہ یہاں مختلف وزارتیں ہیں اور سارے وزیر تو یہاں ہوتے نہیں۔ اس دن بھی جناب وزیر مواصلات صاحب یہاں تشریف نہیں رکھتے تھے ان کی جگہ' چوہدری شجاعت صاحب نے جو کابینہ کے اہم رکن ہیں' یقین دہانی کرائی تھی جو کہ ریکارڈ پر موجود ہے۔ آپ ریکارڈ منگوا کر دیکھیں اس میں انہوں نے چیئرمین صاحب کو یہ یقین دہانی کرائی کہ موجودہ اجلاس کے شروع ہونے سے پہلے یہ کوٹہ مل جائے گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : لیکن متعلقہ وزیر صاحب نے ابھی جو سٹیٹ منٹ دی ہے اس کے بعد کیا آپ اسے پریس کریں گے؟

میر سہراب خان کھوسہ : میں پریس کرتا ہوں کہ ہمیں آج دیا جائے۔ وہ پہلا وعدہ بھی وفا نہیں ہوا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : بہرہ ور سعید صاحب آپ کیا کہنا چاہیں گے؟

اخونزادہ بہرہ ور سعید : وزیر صاحب کے بیان کے بعد میں پریس نہیں کرتا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آپ پریس نہیں کرتے۔ جناب منسٹر صاحب

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی : جناب میں نے کہا ہے کہ

The file is with the Prime Minister and the Prime Minister is competent to take any decision and as soon as we get the decision from

the Prime Minister it will be announced. In principle we agreed that there will be three PCOs for a Senator.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : سہراب خان کھوسہ صاحب اس کے بعد آپ کا کیا خیال ہے؟
میر سہراب خان کھوسہ : اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے کیونکہ وعدوں پر ہمیں بھروسہ نہیں رہا یہ کوئی چھ ماہ سے وعدے ہو رہے ہیں۔

Madam Deputy Chairman: I think the motion is not in order. So, I rule this motion out of order.

ADJOURNMENT MOTIONS

RE: GETTING FORCIBLE POSSESSION OF LAND IN MOZA DHAMA, RAWALPINDI

میڈم ڈپٹی چیئرمین : تحریک استحقاق میرے پاس ایک ہی تھی اب تحریک التواء نمبر 51 ' پروفیسر خورشید احمد صاحب کی بھی اسی موضوع پر ہے نمبر 65 سید اقبال حیدر صاحب کی اور نمبر 68 ہے جناب گلزار احمد خان صاحب کی۔ عبدالمجید ملک صاحب

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک : پوائنٹ آف آرڈر۔ تحریک التواء گزشتہ نشان میں پیش ہو گئی تھی اور if you permit and the members allow me I would like to make a short statement before this motion is taken up.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جی پروفیسر خورشید احمد صاحب؟
پروفیسر خورشید احمد : جی ٹھیک ہے۔ یہ بیان دے دیں اس کے بعد ہم اپنی بات کہہ دیں گے اگر کچھ کہنا ہوا تو۔
میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب جنرل مجید ملک صاحب۔

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majeed Malik: Madam Chairperson, this adjournment motion which has been produced by the honourable Members is a serious one. It involves the local inhibitants of the area where the land was being acquired who are our voters and whose concern is uppermost in our mind. Also one Branch of the Armed Force (is the other party). It is definitely a very serious and sensative

matter. Both sides, as I have enquired, have their arguments, some legitimate, some not so legitimate. My request through you, Madam Chairperson, to the honourable Members is that rather than discussing this on the floor of this House, it will do justice and more good to both parties if this is handed over to a committee to thoroughly investigate, to hear both sides and come to a just conclusion. I thank you.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب پروفیسر خورشید صاحب آپ اس کے بارے میں کچھ کہنا چاہیں گے؟

پروفیسر خورشید احمد : میرا خیال یہ ہے کہ یہ تجویز محترم وزیر صاحب کی معقول ہے ہمارا اصل مقصد 'اس ملک میں جہاں کہیں کوئی ناانصافی ہو 'اس کی اصلاح ہے اور حکومت اگر اس میں تعاون کرنا چاہتی ہے تو ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں جیسا کہ انہوں نے کہا کہ اس میں ایک حساس پہلو ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں یہ کمیٹی بنا دیں اس کمیٹی کے سپرد یہ کام ہو اور وہ کمیٹی اگلے چند دنوں میں مل کر اور وزیر صاحب کی موجودگی میں اسے examine کر لے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب اقبال حیدر صاحب۔ آپ اس بارے میں کچھ کہنا چاہیں گے؟

سید اقبال حیدر : زیادہ نہیں۔ صرف یہی تھا کہ جن افراد کو اس سانحہ سے نقصان ہوا ہے اور ان کی حق تلفی ہوئی ہے جو غلطی ہوئی ہے اگر اسے درست کیا جاسکتا ہے کمیٹی کے ذریعے تو ہمیں اعتراض نہیں ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب راجہ افضل صاحب۔

راجہ محمد افضل خان : مجھے اس میں یہ گزارش کرنی ہے کہ یہ سارا معاملہ subjudice ہے۔ اس پر ہائی کورٹ کی بھی verdict آچکی ہے۔ اس کا فیصلہ میرے پاس ہے۔ اور یہ معاملہ اب پھر دوبارہ ڈبل بینچ میں گیا ہوا ہے اور near future میں اس کی کوئی ڈیٹ بھی فکس ہوئی ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے پیشتر اس کے کہ آپ پر کوئی رولنگ دیں اس پر بھی غور کر لیں کہ یہ معاملہ subjudice ہے یا نہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : راجہ افضل صاحب' وزیر صاحب نے حکومت کی سطح پر جو دی ہے میں تو definitely اس پر جاؤں گی۔

راجہ محمد افضل خان : شاید ان کے علم میں یہ بات نہ ہو اس لئے میں صرف ان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا تھا کہ یہ معاملہ subjudice ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ۔ جناب عبدالمجید صاحب

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک : میڈم چیئرپرسن! جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ یہ کمیٹی کو بھیجا جائے۔

Madam Deputy Chairman: So, I refer this motion to the concerned standing committee of the Senate. The motion is in order.

Prof. Khurshid Ahmed: Alongwith the movers of the motion.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : یہ in order ہو گیا ہے اس لئے ٹیکسٹ نہیں لے سکتے رولز کے مطابق۔ جناب عبداللہ شاہ صاحب آن پوائنٹ ف آرڈر۔

Syed Abdullah Shah: It has not been admitted for discussion in the House. It has just been referred to the Committee without any discussion. So, I do not think this should stop the other motions from discussion.

Madam Deputy Chairman: If it is in order then you cannot discuss the next one.

Syed Abdullah Shah: No, if this is in order then you should have sought leave of the House and then under the Rules it be discussed in the House but nothing of the procedure was adopted. This is a new thing that this motion by consent of the movers and the Minister, has been referred to a Committee.

Madam Deputy Chairman: Thank you, yes, Chaudhry Amir Hussain.

چوہدری امیر حسین : اگر ایک ان آرڈر ہو گئی ہے تو آپ leave لے سکتی ہیں۔ اگر ایک ان آرڈر ہو جائے تو اس کے بعد دوسری نہیں آ سکتی۔ لیکن ٹیکنیکلی انہوں نے جو کہا ہے وہ leave آپ ایوان سے لے لیں۔

ڈاکٹر بشارت الٰہی : پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ ان آرڈر تو ہو گیا ہے۔

It is not being discussed in the House. You have found out another *via media* by appointing a Committee. So, let us get on with your adjournment motion, we still have time for the adjournment motions.

<u>چوہدری امیر حسین</u> : یہ جو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے یہ بات اس لحاظ سے درست نہیں ہے کہ ایک موشن جب ان آرڈر ہو جاتی ہے تو پھر اس کے لئے یا تو اس وقت بحث ہو جاتی ہے یا وقت مقرر کیا جاتا ہے یا کمیٹی کو دی جاتی ہے جب ایک ان آرڈر ہو جائے دوسری آ نہیں سکتی

Syed Abdullah Shah: You see, under the provisions for these adjournment motions there is no provision that the adjournment motion by consent of the mover and the Minister can be referred to a Committee. Will the honourable Minister show me any such rule in these Rules of Procedure? There is no such rule.

Ch. Amir Hussain: Usually adjournment motions are never referred to a committee but it is a sovereign House, I repeat, it is a sovereign House, it can refer.

Syed Abdullah Shah: I am not objecting to that. What I am saying is that this does not stop the Chair to take up the next adjournment motion because it is not being disposed off in accordance with the rules. I am not objecting to the formation of the Committee. On referring this motion to the Committee what I am submitting is that the next motion can be taken up, that is my submission.

Madam Deputy Chairman: Rule 77(1):

> "If the Chairman is of opinion that the matter proposed to be discussed is in order, he shall ask whether the member has the leave of the Senate to move the motion and, if objection is taken, he shall request such of the members as may be in favour of leave being granted to rise in their seats."

Syed Abdullah Shah: Now, if the leave is granted, then what happens? Then, time is fixed under Rule 78.

Madam Deputy Chairman: It can be discussed in the House or in the Committee.

Prof. Khurshid Ahmed: Such is a tradition of the House

تحاریک التواء ایوان نے ڈائریکٹلی بھی ڈسکس کی ہیں اور کمیٹی کو بھی ریفر کی ہیں۔

Syed Abdullah Shah: You see, I am not objecting to the reference of the adjournment motion to the Committee. Please try to understand me. What I am submitting is that this does not stop us from taking up the next motion under the rules. This is my submission.

Ch. Amir Hussain: Yes I read this Rule 79:

> Rule 79: Notwithstanding anything contained in this chapter, not more than one motion shall be admitted on any one day; but motions, if any, remaining considered as regards their admissiblity shall be held over for the next day and shall be taken up in the same order in which they were received.

چنانچہ جب ایک ایڈمٹ ہو جائے تو دوسری پھر نہیں آتی

Madam Deputy Chairman: The next item is 1(a); Chaudhry Amir Hussain Sahib.

سید مظہر علی : جناب میری تحریک التواء باقی ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : وہی تو بحث ہو رہی ہے کہ دوسری تحریک التواء نہیں لی جا سکتی۔ باقی پھر دوسرے دن ہوں گی

Akhunzada Behrawar Saeed: Madam Chairperson, I am really astonished why the Law Ministry is always taking shelters behing technicalities. What is the harm if the other adjournment motions are discussed?

چوہدری امیر حسین : مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔ سارا دن تحاریک التواء لے لیں

Akhunzada Behrawar Saeed: Why do you take shelter behind technicalities?

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اب میں نے رولنگ دے دی ہے

(مداخلت)

Mr. Hamid Nasir Chattha: Rules are there for particular purpose and that is that they should be observed. If the honourable member, the honourable Senator does not like the rules, this House can throw them out but while they are there they must be observed.

Madam Deputy Chairman: Thank you. Yes, Chaudhry Amir Hussain Sahib.

Interruption

Ch. Amir Hussain: Madam Chairperson I beg to lay....

<u>حافظ حسین احمد</u> : پوائنٹ آف آرڈر یہ جو سیکریٹری صاحب اٹھ کر آئے اور انہوں نے جو باتیں آپس میں کیں اور محترم وزیر صاحب نے کہا کہ یہ موشن ہی غلط بنا یہ چیزیں ریکارڈ ہو چکی ہیں۔ یہ کل پریس میں نہ آجائیں۔

<u>میڈم ڈپٹی چیئرمین</u> : یہ بڑی چھوٹی باتیں ہیں۔ کسی قومی مسئلے پر توجہ دیں

FORMATION OF COMMITTEES

Ch. Amir Hussain: Madam Chairperson I beg to lay on the table of the House a list of the Standing/Functional Committees, Committee on Rules of Procedure and Privileges and House Committee as envisaged by Rules 140, 141, 142, 143, 145, 147 and 149 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, for composition and election of these Committees by the House.

Madam Deputy Chairman: So, the list is laid on the Table. Next Motion Chaudhry Amir Hussain Sahib.

Ch. Amir Hussain: Madam Chairperson, I beg to move:—

> that the Standing/Functional Committees, Committee on Rules of Procedure and Privileges and House Committee as envisaged by Rules 140, 141, 142, 143, 145, 147 and 149 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, be composed and elected as per list laid on the table of the House.

Madam Deputy Chairman: It has been moved:

> that the Standing/Functional Committees, Committee on Rules of Procedure and Privileges and House Committee as envisaged by Rules 140, 141, 142, 143, 145, 147 and 149 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, be composed and elected as per list laid on the table of the House.

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman: Next is Ch. Amir Hussain Sahib.

Ch. Amir Hussain: Madam I beg to move:—

> that three casual vacancies, in the Finance Committee of the Senate, resulting from the retirement of Prof. Khurshid Ahmed, Mr. Ahmed Mian Soomro and Mr. Muhammad Ibrahim Baluch, may be filled by electing the following members namely:—
>
> (1) Prof. Khurshid Ahmed
> (2) Syed Abdullah Shah
> (3) Brig. (Retd.) Malik Muhammad Hayat

Madam Deputy Chairman: It has been moved:

> that three casual vacancies, in the Finance Committee of the Senate, resulting from the retirement of Prof. Khurshid Ahmed, Mr. Ahmed Mian Soomro and Mr. Muhammad Ibrahim Baluch, may be filled by electing the following members namely:—
>
> (1) Prof. Khurshid Ahmed
> (2) Syed Abdullah Shah
> (3) Brig. (Retd.) Malik Muhammad Hayat.

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman: The motion is adopted. Next item No. 2 legislative business. Mr. Muhammad Ali Khan Hoti Sahib.

THE CONSTITUTION (ELEVENTH AMENDMENT) BILL, 1989—DEFERRED

Mr. Muhammad Ali Khan Hoti: As the Government intends to move this Bill in the National Assembly rather than in the Senate, they

have asked us to defer it for the present. So, we would like to defer it for the present moment.

Madam Deputy Chairman: What about that Faseih Iqbal Sahib.

سید فصیح اقبال: میں چاہتا ہوں کہ حکومت نے ابھی پہلے اعلان کیا تھا اور میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ یقین دہانی کرا دیں کہ اگر اسکو پیش کر دے نہیں تو' نیکسٹ سیشن میں ہم اس کو پیش کر دیں گے اور چوہدری صاحب یہ بھی تعین کر دیں کہ عورتوں کی نشستوں کا کتنا بڑا اہم مسئلہ ہے قومی اہمیت کا' آپ خود اس وقت ماشاء اللہ چیئرمین بن کر بیٹھی ہیں آپ کا اپنا رولیوشن ہے اگر یہ یقین دہانی کرا دیں تو میں یہ پریس نہیں کروں گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: چوہدری امیر حسین صاحب میں خود بھی اس کی محرک ہوں تو آپ بتائیں کہ یہ مسئلہ delay کیوں ہو رہا ہے

Ch. Amir Hussain: I have every respect and regard for all the Members of the Senate.

اس دن جب سینٹرز صاحبان کی پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ ہوئی اس میٹنگ میں بھی یہ بات ہوئی اور ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس جناب محمد علی خان صاحب سے بھی وزیر اعظم صاحب نے بات کی اور ان کے ذمہ یہ بات لگی کہ وہ یہ بات کریں گے۔ بہر حال آج بھی میں یہ سٹیٹ منٹ دے رہا ہوں کہ کیبنٹ سے اس کی approval ہو چکی ہوئی ہے یہ بل آئین کے آرٹیکل 51 میں ترمیم کے لئے لایا گیا ہے۔ نتیجاتاً اس کے ساتھ صوبائی اسمبلیوں کی جو خواتین کی سیٹیں ہیں ان کے لئے دستور میں ترمیم ہونی ہے۔ چنانچہ یہ آئینی ترمیم ہے۔ گورنمنٹ نے کیبنٹ سے اس کو منظور کروالیا ہوا ہے۔

and will be placed in either of the House at appropriate time.

اور preferably (اور) میں نے اس دن بھی گزارش کی تھی کہ آپ کے علم میں ہے کہ ہم لیجسلیشن میں کتنے مصروف رہے ہیں۔ انشاء اللہ اب اس میں کوئی unreasonable delay نہیں کی جائے گی۔ لیڈر آف دی ہاؤس یہاں موجود ہیں ان کی موجودگی میں میں یہ سٹیٹ منٹ دے رہا ہوں۔ جو فیصلہ پارلیمانی پارٹی میں ہوا ہے کہ اس کا

اختیار لیڈر آف دی ہاؤس کو دیا جائے۔ ہم اس پر عمل کریں گے۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ اس کو فی الحال ڈیفر کر دیا جائے۔ ہم اس کو withheld نہیں کریں گے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اس لیجسلیشن کو بھی ایک اہم لیجسلیشن سمجھا جائے۔

Ch. Amir Hussain: Yes. No doubt it is.

Madam Deputy Chairman: Mr. Hasan A. Shaikh on a point of order.

Mr. Hasan A. Shaikh: May I repeat what I said on the last occasion that the Government is to use these as bargaining counter.

Madam Deputy Chairman: So, I defer it for the next day.

چوہدری امیر حسین : جی، نیکسٹ ڈے (تو) یعنی یہ بل پھر اگلے سنڈے کو آجائے گا، آپ اس کو کچھ عرصہ کے لئے ڈیفر کریں۔

Madam Deputy Chairman: So, I defer this for the next session. Next is item No. 4—Syed Iqbal Haider.

چوہدری امیر حسین : محترمہ! قبل اس کے فاصل ممبر اس کو move کریں، اس بارے میں بھی، میں نے گزارش کرنی ہے کہ یہ بڑا اہم بل ہے جو اقبال حیدر صاحب نے ڈرافٹ کیا ہے اور یہ آرڈر آف دی ڈے پر بھی ہے جسے یہ move کرنا چاہتے ہیں۔

The Government is already seized of the matter.

اور سمری بن کر for approval کیبنٹ کے پاس گئی ہوئی ہے۔ میں فاضل ممبر سے گزارش کروں گا کہ اگر وہ مناسب سمجھیں تو آج اس کو move نہ کریں۔ سمری چونکہ کیبنٹ کے پاس گئی ہے for approval وہ consider ہو گی کیبنٹ کے سامنے اور گورنمنٹ اس بل کی اہمیت کو پوری طرح سمجھتی تھی۔ ویسے بھی آرٹیکل 11 ہے آئین کا، اس کے تحت بھی یہ گورنمنٹ کے فرائض میں شامل ہے کہ چونکہ already گورنمنٹ اس کو کر رہی ہے اگر وہ مناسب سمجھیں تو اس کو بھی وہ ڈیفر کر دیں اور اس کو move نہ کریں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب اقبال حیدر صاحب

سید اقبال حیدر : bonded labour کے سسٹم کو ختم کرنے کے لئے گورنمنٹ نے خود ہی اس کے اوپر پیش رفت کی ہے۔ اگر اس کی سمری بن چکی ہے اور منظوری کے لئے یہ کیبنٹ میں گیا ہے تو ٹھیک ہے۔ مجھے تو اس بات سے غرض ہے کہ یہ سسٹم ختم ہونا چاہئے۔ اگر گورنمنٹ خود ہی اس کو ختم کروا دے تو بہت ہی اچھی بات ہو گی، میں فی الحال اس کو withdraw نہیں کرتا بلکہ ڈیفر کئے دیتا ہوں اس وقت تک جب تک کہ حکومت اس پر final decision نہیں لے لیتی۔ کہیں خدانخواستہ اگر یہ سمری منظور نہ ہوئی تو پھر ہم گزارش کریں گے کہ اسکو یہاں لیا جائے لیکن اس بل کے pros and cons ہیں جو گورنمنٹ بنا رہی ہے، میں informally اپنے فاضل وزیر صاحب سے درخواست کروں گا کہ اس میں ہمارا اصلاح مشورہ ضرور شامل کیا جائے۔ اگر اس بل کو پاس کرنے سے پہلے ہمیں دکھالیا جائے تو یہ اچھا رہے گا تاکہ یہ بہتر انداز میں پاس ہو سکے

میڈم ڈپٹی چیئرمین : چوہدری امیر حسین صاحب۔ کیا آپ وقت بتا دیں گے کہ کتنے عرصہ کے لئے اسے ڈیفر کر دیا جائے۔

چوہدری امیر حسین : میں فاضل ممبر کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھ سے تعاون کیا ہے میں ان کے اس بریف سے بھی استفادہ حاصل کروں گا کہ جو انہوں نے مجھے دیا ہے۔ ان سے انشاء اللہ میں رہنمائی بھی حاصل کروں گا اس لئے اس کو اگلے سیشن تک کے لئے ڈیفر کر دیا جائے۔

Madam Deputy Chairman: So, it is deferred to next session. The next is No. 6—Syed Abdullah Shah.

F.P.S.C. (AMENDMENT) BILL, 1991—INTRODUCED

Syed Abdullah Shah: Madam Chairperson, I beg leave of the House to introduce the Federal Public Service Commission (Amendment) Bill, 1991.

Madam Deputy Chairman: Do you oppose this Ch. Amir Hussain Sahib?

Ch. Amir Hussain: Opposed.

Madam Deputy Chairman: Syed Abdullah Shah Sahib.

سید عبداللہ شاہ: جناب والا! میں نے یہ جو بل پیش کیا ہے' اس میں میری 3 امنڈمنٹ ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ جو سروس کمیشن کے ممبران اپوائنٹ ہوتے ہیں' ان کی اس میں کوئی کوالیفکیشن نہیں رکھی ہوئی ہے' just to be a government servant. تو میں نے اسے specific بنانے کی کوشش کی ہے۔ جس کو آپ پبلک سروس کمیشن کا ممبر بنائیں' تو وہ کم از کم 22 گریڈ کا گورنمنٹ کا آفیسر ہونا چاہئے' یہ میں نے اس کو specify کیا ہے۔ دوسری میری امنڈمنٹ یہ ہے کہ جب 1973ء میں آئین بنایا گیا تھا' تو اس وقت commitment دی گئی تھی کہ دس سال کے بعد صوبوں کو زیادہ اٹانومی اور representation دی جائے گی' تو میری دوسری suggestion اس امنڈمنٹ کے تحت یہ ہے کہ جو فیڈرل سروس کمیشن کا چیئرمین ہوتا ہے'۔ that post of the Chairman should be routed amongst the four provinces every year. اور جو میری تیسری امنڈمنٹ اس میں ہے وہ یہ ہے کہ present Act میں صدر صاحب کو اختیار ہے کہ جب چاہئیں کسی ممبر کو نکال دیں یا کوئی appoint کریں' تو یہ ایک negative power ہے' اس کو میں اس طرح curtail کرنا چاہتا ہوں کہ جب بھی صدر صاحب کسی ممبر کو appoint کریں' تو He should do so on the recommendation of the Chief Justice of Pakistan اور اگر اس کو remove کرنا ہے' ہٹانا ہے' تو پھر بھی چیف جسٹس صاحب اس ممبر کے خلاف انکوائری کریں اور اس کے بعد اگر وہ recommend کریں کہ واقعی وہ اس عہدے کے اہل نہیں ہے تو پھر اس کو ہٹایا جا سکتا ہے تو یہ میری تین تجاویز ہیں' مجھے سمجھ نہیں آئی کہ وزیر قانون صاحب ان میں کیا قباحت محسوس کرتے ہیں۔ I want to approve the law. I don't think. let him say what he wants to say, I can answer him again. let him say that کہ کس بنیاد پر وہ اس کو oppose کر رہے ہیں

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب امیر حسین صاحب'

چوہدری امیر حسین : محترمہ ! میں فاضل ممبر کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اس کو appose کرنے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ انہوں نے جو ترامیم کرنا چاہی ہیں

whereas it has become necessary to amend the Federal Public Service Commission Act, 1973 to meet the genuine demand of the people.

شاید ان کی نظر سے یہ بات نہیں گزری ہے کہ یہ جو 1973ء کا ایکٹ ہے' یہ پہلے ہی repeal ہو چکا ہوا ہے' یہ اس وقت وجود میں ہی نہیں ہے تو جو ایکٹ پہلے ہی repeal ہو چکا ہو' منسوخ ہو چکا ہو اس میں کوئی ترمیم نہیں کی جا سکتی۔ ایک تو جناب والا ! میں اس بنا پر اس کو اپوز کرتا ہوں۔ اس وقت جس ایکٹ میں وہ ترامیم کرنا چاہتے ہیں وہ ایکٹ ہی موجود نہیں ہے تو اس میں ترامیم نہیں کی جا سکتیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ فرض کر لیا جائے کہ اگر کوئی ایسا قانون موجود ہوتا تو تب بھی انہوں نے جو amendment اس میں کرنا چاہی ہیں' اس سے پہلے ہی' ان سے بہتر ترامیم کر دی گئی تھیں۔ جس طرح یہ suggest کر رہے ہیں' کہ صدر پاکستان کو یعنی executive side پر' کسی شخص کو appoint کرنے کا یا اس کو remove کرنے کا اختیار ہو گا لیکن اس وقت جو قانون وجود میں ہے اس میں یہ ہے کہ جو پبلک سروس کمیشن کا ممبر ہو گا' اس کو اسی طرح remove کیا جائے گا جس طرح سے ہائی کورٹ کے جج کو remove کیا جاتا ہے اور ہائی کورٹ کے جج کو' جیسے کہ آپ کے علم میں ہے کہ سپریم جوڈیشل کونسل remove کرتی ہے یعنی جو تحفظات یہ مانگنا چاہتے ہیں' اگر پہلے یہ جو قانون اس وقت موجود ہے اس کو پڑھ لیں تو میرا خیال ہے کہ اس کے بعد وہ اس کو پریس ہی نہیں کریں گے اور technically بھی یہ موشن اس لئے بھی carry نہیں ہو سکتی کہ dead law کے خلاف ترمیم پیش کرنے کے لئے موشن پیش کی گئی ہے جس کا کہ کوئی وجود ہی نہیں۔

Syed Abdullah Shah: So, Madam Chairperson, I am thankful to the honourable Minister.

Madam Deputy Chairman: Do you withdraw it.

Syed Abdullah Shah: Yes.

Madam Deputy Chairman: Thank you. Next item is No. 9 Syed Abdullah.

RESOLUTION *RE:* TELECAST AND BROAD CASTING OF THE PROCEEDINGS OF THE SENATE—MOVED

Madam Deputy Chairman: Janab Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah: I beg to move this resolution that House recommends that PTV and PBC may telecast and broadcast all the proceedings of the important sessions of the Senate.

Madam Deputy Chairman: Is it being opposed?

کون سے وزیر صاحب اس کو اپوز کرتے ہیں۔

Shaikh Rashid Ahmed: Yes, I oppose.

سید عبداللہ شاہ : جو میں نے اوریجنل ریزولیوشن پیش کیا تھا کہ سینٹ، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیاں بھی۔

جناب چیئرمین صاحبہ ! یہ ریزولیوشن میں نے اس لئے پیش کیا تھا کہ جب میں سندھ اسمبلی کا سپیکر تھا تو اس وقت سپیکر کانفرنس جو ہوئی تھی، اس میں یہ فیصلہ ہوا تھا اور یہ فیصلہ ہمارے محترم وسیم سجاد صاحب کی زیر صدارت ہوا تھا۔ کہ پارلیمنٹ کے جو خاص خاص اجلاس ہوں وہ ٹی وی پر دکھائے جائیں تا کہ پارلیمنٹ کی کارکردگی بہتر ہو سکے۔ اس وقت ہمارا یہ خیال تھا کہ جو اہم اجلاس ہوں وہ لوگوں کو بتائے جائیں اور ٹی وی پر دکھائے بھی جائیں۔ اس سے یہ فائدہ ہو گا، میری نظر میں، کہ ہمارے جو ممبر حضرات ہیں وہ ہاؤس میں شرکت کے لئے زیادہ تیاری کر کے آیا کریں گے۔ کیونکہ وہ یہ سمجھیں گے کہ وہ جو بھی ہاؤس میں performance پیش کریں گے اس کو اس کے حلقہ کے لوگ اور ووٹر دیکھ رہے ہیں اور سن رہے ہیں۔ اس لئے وہ زیادہ محنت کریں گے۔ اس طرح سے ہاؤس میں بہتر performance ملے گی۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے جو عام آدمی ہیں ان کو پتہ چلے گا کہ ہماری پارلیمنٹ میں آخر ہوتا کیا ہے۔ اس کی جو رپورٹنگ ہوتی ہے وہ صرف نیوز پیپر میں ہوتی ہے لیکن آپ کو پتہ ہے کہ ہماری کتنے فیصد آبادی پڑھی لکھی ہے۔ یہ صرف سن کر ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ

ہاؤس میں کیا کارکردگی ہو رہی ہے۔ کیونکہ پارلیمنٹ پر بہت زیادہ خرچہ ہوتا ہے۔ اس طرح سے لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ جو ممبر اجلاسوں میں جاتے ہیں وہاں واقعی کوئی کام بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ اس طرح سے لوگوں کا پارلیمنٹ پر جو اعتماد ہے وہ بحال ہو گا اور ان کو پتہ چل سکے گا کہ ہمارے ممبر اجلاس میں کیا کرتے ہیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ ہم نے لوگوں کو ایجوکیٹ بھی کرنا ہے کہ یہ پارلیمنٹری پروسیجرز کیا ہیں۔ ہمارے جو سٹوڈنٹس ہیں ان کو کچھ پتہ نہیں ہوتا ہے کہ اسمبلیوں میں کیا ہوتا ہے لیکن اگر ہمارے نوجوان یا بچے اجلاس کی کارروائی کو ٹی وی پر دیکھیں گے تو ان کو پتہ چل سکے گا کہ ہماری پارلیمنٹ کا کیا طریقہ کار ہے۔ اب اس اجلاس کی کارروائی کو دیکھنے کے لئے سارے لوگ کراچی یا لاہور سے اسلام آباد تو نہیں آ سکتے ہیں۔ صرف چند بچے ہی دیکھ سکتے ہیں لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ یہاں چند بچے بھی نہیں آ رہے ہیں۔ لیکن اگر اجلاس کی کارروائی کو ٹیلی کاسٹ کیا جائے تو اس کے اچھے نتائج نکلیں گے کیونکہ یہی بچے ہیں جو آگے چل کر، کل کو اس پارلیمنٹ میں آئیں گے۔ اس طرح سے ان کی بھی ایک طریقے سے تربیت ہو جائے گی۔ اس ریزولیوشن کو پیش کرنے کے لئے میرے یہ مقاصد تھے۔ اس میں نہ تو کسی خاص آدمی کی بات ہے اور نہ ہی کسی خاص پارٹی کی بات ہے بلکہ یہ سب کے لئے ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس طریقے سے ہم اپنی پارلیمنٹ کی جو اصل عزت ہے اور importance ہے وہ ان کے ذہن نشین کرا دیں۔ اس سلسلے میں یہی میری معروضات ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ! اور کوئی رکن اس پر بولنا چاہتا ہے۔ سید فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : جناب والا ! میں اس ریزولیوشن کی حمایت کرتا ہوں جیسے کہ شاہ صاحب نے فرمایا ہے۔ ویسے بھی میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے اجلاسوں کی، پارلیمنٹ کی کارروائی کی پوری طرح پی بی سی اور پی ٹی وی objective reporting نہیں کرتے ہیں۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر یہاں پانچ تحاریک التواپیش ہوئی ہیں تو ان میں سے انہوں نے اپنی پسند کی تحریک التوا لے لی ہے اور باقی کی رپورٹنگ کو چھوڑ دیا ہے۔ بعض واقعات ایسے ہو جاتے ہیں کہ جیسے .... قائداعظم کے سلسلے میں ہوا ہے کہ ان کے سلسلے میں ایک تحریک

التوا منظور ہوئی تھی لیکن اس کے بارے میں انہوں نے خبر نشر نہیں کی۔ حالانکہ قائد اعظم سے زیادہ کوئی اہم شخصیت پاکستان میں نہیں ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اجلاسوں کی کارروائی یہ اتنی non-serious ہو کر پیش کرتے ہیں۔ اور پھر جو پروگرام دکھائے جاتے ہیں وہ رات کے بارہ بجے کے بعد دکھائے جاتے ہیں۔ اب آپ ہی بتائیے کہ وہ کون لوگ ہوں گے جن میں اجلاس کی کارروائی سننے کا شوق پیدا ہو گا۔ ساڑھے سات بجے شام کے بعد رات گیارہ بجے کئی انگریزی کے پروگرام ہوتے ہیں، میوزک کے پروگرام ہوتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ ان پروگراموں کی بھی افادیت ہے لیکن دوسری طرف آپ یہ بھی دیکھیں کہ اگر آپ نے پارلیمنٹ کی کارروائی کو ملک کے عام لوگوں تک پہنچانا ہے تو اس کے لئے ٹائم بدلنا پڑے گا۔ جو کچھ یہاں ہوتا ہے اس کے بارے میں جاننا لوگوں کا حق ہے۔ ایسا مسلسل ہوتا رہا ہے کہ پارلیمنٹ کی کارروائی کو صرف دو تین منٹ دیئے گئے ہیں۔ اور بعض اوقات تو سینٹ کی کارروائی کو تو 26 اور 27 نمبر کی خبر کے طور پر دکھاتے ہیں۔ بیکر کی خبر نمبر 1 پر لگا دیتے ہیں۔ بعض اوقات افریقہ کے قحط کو دکھا دیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ٹی وی پر بین الاقوامی خبر دکھائی جانی چاہئیں لیکن یہ ان کی اپنی نہیں ہوتی ہیں بلکہ borrowed news ہوتی ہیں۔ یہ تو سی این این اور دوسرے ذرائع سے یہ خبریں معلوم کر لیتے ہیں۔ لوگوں کو اپنے ملک کی خبروں سے زیادہ دلچسپ ہوتی ہے۔

جناب والا! اسی طرح صوبائی خبروں کے بارے میں کافی discrimination پایا جاتا ہے..........

Madam Deputy Chairman: The House is journed for twenty minutes.

(The House then journed for prayers)

[The House re-assembled after interval with Deputy Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair].

میڈم ڈپٹی چیئرمین: سید اشتیاق اظہر۔

سید اشتیاق اظہر: میں عرض کر رہا تھا کہ ادھر تین چار ہفتوں سے میں نے دیکھا ہے اور اس سے پہلے ایک صحافی کی حیثیت سے بھی مجھے ریڈیو پاکستان اور ٹی وی کی نیوز کو سننے کا

اتفاق رہا ہے تو میں یہ دیکھتا رہا ہوں کہ سینٹ کے بارے میں ان کا رویہ عام طور پر بڑا جانبدارانہ رہا ہے حالانکہ سینٹ کی حیثیت چاروں صوبوں کے نمائندے کی حیثیت سے ایک unifying sector کی ہوتی ہے اور سینٹ کی کارروائی اس لئے زیادہ اہم ہے کہ یہاں چاروں صوبوں کو برابر کی نمائندگی حاصل ہے جو ادارہ چاروں صوبوں کا نمائندہ ہو جس ادارے میں بحث کا معیار اتنا اچھا ہو کہ ہر شخص اس کی تعریف کرتا ہو اور جہاں مختلف قومی اور بین الاقوامی امور پر نہایت اعلیٰ سطح کا contribution ہوتا ہو اس کے بارے میں پی ٹی وی کا اور پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کا رویہ اتنا جانبدارانہ اگر ہے جس کے بارے میں ہمارے معزز چیئرمین صاحب نے بھی اور محترمہ چیئرمین صاحبہ آپ نے بھی کئی بار توجہ دلائی ہے تو اس قدر توجہ دلانے کے بعد اور سینٹ کے ارکان کے متعدد بار نشاندہی کے باوجود اگر پی ٹی وی اور پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کا رویہ جانبدارانہ ہی رہتا ہے تو پھر اس بارے میں سینٹ کو بھی کوئی قطعی فیصلہ کرنا چاہئے فی الحال تو یہ کہا گیا ہے کہ پی ٹی وی اور پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن دونوں ادارے سینٹ کی کارروائی کو ٹیلی کاسٹ اور براڈ کاسٹ کریں یہ اصل میں ایک بار پھر ایک طرح کی نشاندہی ہے اور مجھے امید ہے کہ اگر اب اس قرار داد کو ایوان میں منظور کر لیا گیا تو انشاء اللہ ٹی وی کا اور پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن دونوں کا رویہ اس معزز ایوان کے بارے میں بہتر ہو گا لیکن اگر ایسا نہ ہوا اور ہم نے یہی محسوس کیا تو پھر ہم کو اس سے آگے جانا ہو گا۔ بہرحال وہ جب موقع آئے گا تو اس وقت اس موضوع پر اظہار خیال کیا جائے گا فی الحال میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور مجھے توقع ہے کہ پاکستان ٹیلی ویژن اور پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کو سینٹ کی اہمیت کا اب انشاء اللہ احساس ہو جائے گا اور ان اداروں میں جو لوگ کام کرتے ہیں وہ صحافی ہیں اور صحافی کی حیثیت سے میں سمجھتا ہوں کہ صحافی کو ہمیشہ غیر جانبداری کا رویہ اختیار کرنا چاہئے کیوں کہ صحافت کا پیشہ جو ہے وہ پوری قوم کی امانت ہوتا ہے اب اگر پی ٹی وی اور پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے صحافیوں کی کوشش کے باوجود بھی پی ٹی وی اور پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کا رویہ ہمارے بارے میں یا سینٹ کے بارے میں جانبدارانہ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ان کے اوپر کے لوگوں کا قصور ہے بہرحال اس بات کی بھی تحقیقات ہو جائے گی اور انشاء اللہ اگر اس قرارداد کو ان دونوں اداروں نے قرار واقعی

اہمیت نہ دی تو پھر سینٹ کے ارکان کو اس سلسلے میں کوئی اور رویہ اختیار کرنے کے بارے میں بھی غور کرنا پڑے گا شکریہ محترمہ چیئرمین صاحبہ آپ کا!

میڈم ڈپٹی چیئرمین : سید فصیح اقبال۔

سید فصیح اقبال : محترمہ چیئرمین صاحبہ ! میں اس سلسلے میں بات کر رہا تھا کہ جس میں ہمارے محترم دوست اشتیاق اظہر صاحب نے فرمایا کہ سینٹ وفاقی اکائیوں کا ایک ایسا ادارہ ہے کہ جس میں تمام صوبوں کے لوگ برابر کی نمائندگی کی بنیاد پر بیٹھتے ہیں ہمارے محترم شیخ صاحب تشریف رکھتے ہیں یہ ہمارے بڑے عزیز دوست ہیں مجھے انکا بڑا احترام ہے لیکن اب شیخ صاحب قومی یکجہتی کے دوسرے کاموں میں زیادہ مصروف ہیں کیونکہ ان کا اپنا یہ subject ہے اگر یہ خود بھی غور سے دیکھیں تو انہیں احساس ہو گا کہ پارلیمنٹ کی بالادستی کے لئے انہوں نے خود بھی بڑی جدوجہد کی ہی جمہوریت کے لئے بڑی جدوجہد کی ہے اس میں پارلیمنٹ کے مقام کا بڑا دخل ہے جب آپ کسی نشرواشاعت کے ادارے میں سرکاری کنٹرول کی بات کرتے ہیں تو کسی بھی وقت کی حکومت نے یعنی اس سے پہلے پچھلے دور میں بھی ہم لڑتے رہے' اس ایوان والے بلکہ قومی اسمبلی کا بھی کوریج ناقص رہا ہے تو اس سلسلے میں چاہئے کہ پروفیشنل لوگوں کو'۔ جب کہا جاتا تھا کہ پروفیشنل ججمنی کا معاملہ ہے تو میں نے کئی مرتبہ مانیٹر نگ کرکے دیا ہے میں نے 6 مہینے کی رپورٹیں مانیٹر کرکے دی ہیں کہ کہاں کہاں سقم ہے کہ نیشنل نیوز کس طرح رکھیں' علاقائی نیوز دوسرے صوبوں میں بڑے اہم واقعات ہوتے ہیں ان کی بھی اپنی جگہیں ہوتی ہیں لیکن ہوتا یہ ہے کہ جو لوگ بھی برسراقتدار ہوتے ہیں وہ مصلحتوں کا شکار ہو جاتے ہیں خدا کرے یہ مصلحتیں ایسی نہ ہوں ہر حکومت کے لئے کچھ مصلحتیں ہوتی ہیں۔

اب دیکھئے کہ دو ایوان برابر چل رہے ہیں قومی اسمبلی کے بعد سینٹ آتا ہے لیکن سینٹ کی باری کبھی 26 نمبر پر کہیں 27 نمبر پر' میں یہ بھی نوٹ کرتا ہوں کہ اب نو بج کر بیس منٹ ہوئے اب سینٹ کی خبر آئی ہے اسی طرح سینٹ کی جب کوئی کمیٹی ہوتی ہے تو وہ یہ محسوس کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ خیرات کی بنیاد پر publicity ہو رہی ہے کہ اس کے لئے انکو کہا جائے جبکہ انکو علم ہونا چاہئے کہ کمیٹی میٹنگ سینٹ کی proceedings کے طور پر جب سینٹ نہیں چل رہا ہوتا تب کمیٹیز ہوتی ہیں یہ بھی سینٹ کی proceedings کا ایک حصہ ہیں

اورچونکہ اس میں سارے ممبر منتخب ہوتے ہیں اس میں کوئی..........جب کہ ان کے
میں نے دیکھے ہیں پچھلی حکومت میں تو پارٹی کے فنکشنز بھی آتے تھے نیشنل لیول پر لیکن اب کم از کم ان کو یہ سوچنا چاہئے کہ جب یہ غیر جانبدار ادارہ ہے انکو اپنی پارلیمنٹ کو بالادستی کا توخیال رکھنا چاہئے کہ پارلیمنٹ کی خبروں کو تو اولیت دیں اور جہاں نیشنل جبرنامہ ہے علاقائی خبریں ہیں اس وقت چاروں صوبوں میں پی ٹی وی کے اسٹیشنز ہیں پچھلے دنوں چیئرمین صاحبہ !ایک سیمینار ہوا جس میں میں نے ایک تحریک التواء پیش کی تھی جمہوری وطن پارٹی کی اور وہ قومی اہمیت کے لیڈر وہاں اکٹھے ہوئے تھے قومی صوبائی خود مختاری کے اوپر ایک سیمینار تھا اس کا لوکل ٹیلی ویژن میں بھی بائیکاٹ کیا گیا اور میرا خیال یہ ہے کہ جیسے چیئرمین صاحب نے اس کو کمیٹی کے سپرد کیا ہے اس کمیٹی میں انفارمیشن سیکریٹری اور منسٹر صاحب تشریف لائیں گے اس میں ان کا نقطہ نگاہ معلوم ہو گا لیکن ویسے بھی دیکھئے بظاہر کیوں انہوں نے وہاں بائیکاٹ کیا ان کا کہنا تھا کہ یہاں کے افسران اعلیٰ وہاں کے لوگ جو اعلیٰ افسر ہیں انہوں نے انہیں منع کیا تھا حالانکہ میری سمجھ میں بات نہیں آتی کہ قومی اہمیت کے مسئلوں پر اگر دو نقطہ ہائے نگاہ نہ بھی ہوں تو ٹیلی ویژن کو کم از کم نشر تو کرنا چاہئے اور ہمیشہ روایت یہاں یہ ہوتی ہے کہ اپوزیشن ہو یا وقت کی حکومت یعنی publicity کا کوئی ایک تناسب تو ضرور رکھتے ہیں یہ صحیح ہے کہ اپوزیشن کی publicity ہوتی ہے یعنی coverage ہوتی ہے لیکن پارلیمنٹ کے coverage کے سلسلے میں میں نے دیکھا ہے کہ غلط رپورٹنگ بڑی ہے اور pick and choose ہی ہے اگر 6 التواء کی تحریکیں ہیں تو دو آ گئی ہیں چار حذف کر دی گئی ہیں اب یہ فیصلہ کون کرے کہ چار آئین تو اس سے کم از کم ایوان کا استحقاق ضرور مجروح ہوتا ہے۔

جیسے ہمارے بھائی سید عبداللہ شاہ صاحب نے کہا ہے کہ اس کی مکمل پروسیڈنگ کی جائے یہ تو بہت بعد کی بات ہے سب سے پہلے جو روزانہ کوریج ہوتی ہے ہاؤس کی وہ بھی صحیح طور پر نہیں دکھائی جاتی اور جو پروگرام تفصیل سے دیا جاتا ہے تو اس سلسل میں سینٹ کے اراکین ضرور سوچیں کہ اگر وہ 12 بجے کے بعد ہی دینا ہے اور اگر وقت نہیں ملتا تو اس سے بہتر ہے وہ بند کر دیں اگر انکے پاس وقت نہیں ہے لیکن اس طرح سے ہماری ساکھ کو نقصان نہ پہنچایا جائے کہ پارلیمنٹ کے پروگرام ایک بجے دکھائے جاتے ہیں بلکہ ایک دن تو ڈیڑھ بجے

دکھایا گیا اب ڈیڑھ بجے دکھانے کا کیا مقصد تھا تو میرا مقصد یہ ہے میں وزیر موصوف کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتا ہوں کہ وہ کم از کم اس سلسلے میں اعلیٰ میٹنگ بلائیں اور سپیکر قومی اسمبلی نے بھی کچھ ہدایات دی ہیں ان کو بھی ان کی رپورٹنگ میں سقم نظر آیا انہوں نے کہا کہ بہتر طور پر رپورٹنگ نہیں ہو رہی یا مکمل coverage نہیں ہو رہی۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : وہ وزیر نہیں وہ مشیر صاحب ہیں۔

سید فصیح اقبال : چلیں مشیر صاحب ہی سہی کیوں کہ وہ منسٹری آف انفارمیشن کی دیکھ بھال کر رہے ہیں تو میں استدعا کروں گا کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جناب چیئرمین صاحبہ ! میں درخواست کروں گا کہ اس ریزولیوشن کو adopt کیا جائے اور ان کو ہدایت کی جائے جس طرح ہمارے ریزولیوشن میں ہے وہ دونوں ایوانوں کا۔ کم از کم سینٹ کی کارروائی مکمل طور پر دیں کل یہاں شریعت بل کی خواندگی تھی اور شریعت بل پاس ہوا ہے کل ٹی وی coverage ضروری تھی لیکن ٹی وی coverage نہیں ہوئی کیا یہ صرف اس لئے ہوتی ہے یہاں پرائم منسٹر آتے تو اس وقت ہوتی ہے کیونکہ ایک بہت بڑا قومی اہمیت کا مسئلہ تھا کل یہاں ٹیلی ویژن والوں کو آنا چاہئے تھا لیکن نہیں آئے بہرحال یہ ہمارے ایوان کا مسئلہ ہے اس میں ہمارے ممبران کا استحقاق ہے لیکن میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ کم از کم ان کو اپنی coverage بہتر بنانی چاہئے اور سینٹ کی کارروائی مکمل طور پر جو جمہوری ملکوں میں ہوتا ہے اسی طرح دکھانی چاہئے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جناب ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان : محترمہ ! ایک بڑی اچھی قرارداد پیش کی گئی ہے اس میں میں اپنے آپ کو اسی قرارداد تک محدود رکھوں گا اس میں یہ کہا گیا ہے کہ سینٹ کے اہم سیشن کی کارروائی جو ہے اسے براہ راست پی ٹی وی اور پی بی سی ٹیلی کاسٹ کرے میرے خیال میں سینٹ جو ہے اس کو ایوان بالا سمجھا جاتا ہے اس میں پورے ملک بشمول فاٹا سارے صوبوں کی نمائندگی ہے اور لوگ واقعتاً اس انتظار میں ہوتے ہیں کہ دیکھیں ہمارے سینیٹرز صاحبان جو ہیں وہ واقعی وہاں کچھ کہتے ہیں یا وہاں پر پکنک منانے گئے یا بری امام کا میلہ دیکھنے گئے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آج کل کے زمانے میں لوگوں کا سینٹ میں آنا اور کارروائی دیکھنا بڑا مشکل کام ہے کیونکہ وقت خرچ کرنا پھر پیسے خرچ کرنا پھر یہاں پر کسی کے

ذریعے سے داخل ہونا لیکن اگر پی ٹی وی اور پی بی سی پر یہ ٹیلی کاسٹ کی جائیں یا براڈ کاسٹ کی جائیں تو لوگ ملک کے اداروں کے ساتھ واقفیت حاصل کرتے رہیں گے ان کی ایجوکیشن ہو گی اور اس طریقے سے وہ ملک کے حالات سے intouch رہیں گے اور اس طریقے سے اس ایوان کا وقار بڑھے گا اور ایوان کا وقار بڑھنے کے ساتھ ساتھ ملک کا وقار بڑھے گا کہ یہاں پر جمہوری ادارے ہیں اور ساتھ یہ بات بھی کی گئی ہے کہ important sessions کا سب سیشن کا نہیں کہا گیا تو میرے خیال میں حکومت کو اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے نہ مخالفت کرنی چاہئے اور میں مکمل طور پر اس کی حمایت کرتا ہوں اور پورے ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ سب مکمل اتحاد کے ساتھ اور اتفاق کے ساتھ اس قرارداد کو منظور کر لیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جناب رحیم مندوخیل صاحب

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب چیئرمین صاحبہ ! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے موقع دیا کہ ہم اس قرارداد پر اپنی تجاویز اور اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔ جناب چیئرمین صاحبہ ! حقیقت میں آج کے ذرائع ابلاغ میں دنیا میں جتنی ترقی ہوئی ہے تو اس کی اہمیت کے حوالے سے ہمارے ملک کے تمام باشندے جو ہیں یہ کسی کلاس روم میں نہیں بیٹھ سکتے کسی کالج یا یونیورسٹی یا کسی اور ادارے میں ان کو ملک کے مسائل کے حوالے سے یا عملی پہلو یا مجموعی سیاسی پہلو کے بارے میں ان کو کلاسز میں پڑھایا جائے اور سمجھایا جائے کیونکہ ہمارے کروڑوں لوگ ہیں اور پھر ہم پسماندہ ملک ہیں لیکن آج سائنس علم ٹیکنالوجی نے اتنی ترقی کی ہے اخبار ریڈیو ٹیلی ویژن یہ بہت اہم ذریعہ ہے ملک کے لوگوں کو مختلف مسائل پر انکی ایجوکیشن کرنے کی انکو براہ راست ایک قسم کی participation کی recreation کے پہلو کے بالکل علاوہ ٹیلی ویژن ریڈیو ایک اہم ذریعہ ہے کہ ملک کے عوام کو سیاست کے معاملوں میں معیشت کے معاملوں میں تمام کلچرل معاملوں میں ان کو ان معاملات کی اہمیت سمجھائی جائے اور پھر ان کی ایک رائے قائم کی جائے اور ملک کی مجموعی طور پر ڈائریکشن کے لئے اپنا وہ ایک موقف اختیار کر سکیں مختلف پارٹیاں اسی لئے ہیں کہ عوام جو ہیں وہ اپنے مسائل کے لئے اپنا ڈائریکشن لے سکیں اور اپنا موقف رکھ سکیں اور بات کو سمجھ سکیں اب جبکہ ریڈیو بھی ہے ٹیلی ویژن بھی ہے اس کے لئے یہ بہت فائدہ مند عمل ہے ہم اپنے

ملک کے تمام عوام کو اپنے اہم مسائل پر باخبر رکھیں اب اس حوالے سے ملک کے سب سے اہم سیاسی حوالے سے معاشی حوالے سے کلچر کے حوالے سے پلاننگ کے حوالے سے سب حوالوں سے تمام مسائل سمٹ کر پارلیمنٹ میں آتے ہیں لیجسلیچر میں آتے ہیں اس میں تمام ملک کے نظریات سیاسی پارٹیوں کے موقف ایک جگہ سمٹ کر آ جاتے ہیں اسی طرح اس کے ساتھ قانون سازی وہ بھی اپنے نظریات کے متعلق باتیں ہوتی ہیں تو ان سب کی پارلیمنٹ کی کارروائی جو ہے ٹیلی ویژن میں ریڈیو میں نشر ہو تو اس میں یہ ہو گا کہ ان تمام مسائل پر تمام ملک جو ہے ایک موقف اختیار کر سکتا ہے اور ہم مجموعی طور پر اپنے ملک کو ایک صحیح ڈائریکشن پر لے جا سکتے ہیں مثلاً آج شریعت بل ہے اس کو عام لوگ آج بھی نہیں سمجھتے اگر آپ رائے عامہ سے ووٹ لے لیں تو کسی کو یہ معلوم نہیں کہ اس میں ہے کیا یہ مختلف لوگ جو کئی دن اس پر لگے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کی مخالفت میں اس بل کو منظور کیا گیا ہے اصل میں اندرونی طور پر بات کیا ہے یہ آج بھی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ اصل میں کیا بات تھی۔

عرض یہ ہے کہ اس طرح ہم مجموعی طور پر سیاسی، معاشی، کلچرل تمام پہلوؤں سے اپنے لوگوں کو اور مجموعی طور پر ملک کی رائے عامہ کو اس میں شامل کر سکتے ہیں اس کی تائید میں بہت سی دلیلیں دی جا سکتی ہیں اور جن ساتھیوں نے یہ دی ہیں وہ حق بجانب بھی ہیں میں اس کی حمایت کرتا ہوں اور یہ اہم کام تو بہت محدود ہوا ہے بلکہ ہونا یہ چاہئے کہ یہ پروسیڈنگ عام نشر ہوں کوئی ایسی بات تو نہیں ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ مندوخیل صاحب، جناب بہرہ ور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب چیئرمین صاحبہ! میں اس قرارداد کے متن کو سپورٹ نہیں کر سکتا میرا خیال ہے کہ اس ایوان کے اراکین اس اسٹیج سے گزر گئے ہیں کہ ان کو publicity کی ضرورت نہیں ہے ہمیں publicity کی ضرورت ہو اب ہمیں اپنے کام میں مشغول ہو کر کام کرنا چاہئے ٹی وی پر یا ریڈیو پر جتنا ٹائم ہوتا ہے آدھ گھنٹہ پندرہ منٹ اتنا ہی وقت ہوتا ہے ہر ایک سپیکر کو یا سینٹ کی ساری کارروائی کو اس میں سمونے کی کوشش کریں تو پھر باقی جو ملکی یا بین الاقوامی خبریں ہوتی ہیں اس کی کیا صورت ہو گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ریڈیو یا ٹیلی ویژن میں جتنا وقت دیا جاتا ہے اور ہر ایک سپیکر کی تقریر کا جو نچوڑ پیش

کیا جاتا ہے وہ کافی ہے اس میں مزید اضافہ اور پھر خاص کر آپ اس کو ٹیلی کاسٹ بھی کریں۔ یہ میں مناسب نہیں سمجھتا۔

ایک بات ہے اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ اپوزیشن والوں کو وہ بات اب یاد آتی ہے جو ان کے دور میں ان کو کبھی یاد نہیں آئی اس وقت ہم دیکھتے تھے کہ اپوزیشن والوں کا نام تک نہیں لیتے تھے ہاں یہ کوشش ضرور کی جاتی تھی جس طرح سے بھی سینٹ کو ختم کرو۔ اس کے خلاف جلوس نکالو اس کا نام مٹادو اس کے خلاف ہائیکورٹ میں جاؤ سپریم کورٹ میں جاؤ اب اچانک ان کو یاد آ گیا کہ سینٹ اتنی اہمیت کی چیز ہے اب اس کو بالکل ٹیلی کاسٹ کیا جائے اس کو ریڈیو پر براڈ کاسٹ کیا جائے اور کوئی نیوز نہ جائے یہ مناسب نہیں ہے ہمیں اتنی پبلسٹی کی ضرورت نہیں ہے میں سمجھتا ہوں جو وقت انہوں نے متعین کیا ہے ہاں ذرا وہ دیر سے کرتے ہیں اس میں اگر ایڈجسٹ کریں تو ٹھیک ہے ورنہ جتنا وہ وقت دے رہے ہیں اگر اس کو اس طریقے سے condense کر کے نیوز دے رہے ہیں وہ بالکل کافی ہے ہمیں کسی قسم کی پبلسٹی کی ضرورت نہیں ہے اور میں اس قرارداد کی بالکل مخالفت کرتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جناب منظور گچکی صاحب،

جناب منظور احمد خان گچکی : جناب والا ! میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ دنیا میں الیکٹرانک میڈیا جو ہے وہ اس قدر اہم ہے کہ شاید کوئی دوسری چیز نہ ہو۔ پرانے لوگوں نے یہ کہا ہے اور آج بھی یہ مشہور ہے کہ آدھی جنگ جو ہے وہ پبلسٹی سے جیتی جاتی ہے، دوسرے ذرائع سے نہیں۔ لیکن بدقسمتی سے یہاں جو بھی حکومت برسراقتدار آتی ہے اس کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ اپنی opinion کو کس طرح اجاگر کرکے اور دوسرے فریق کی opinion کو یا نقطہ نظر کو کس طرح بلیک آوٹ کرے تاکہ ان کا نقطہ نظر جو ہے وہ لوگوں تک نہ پہنچے۔ کم از کم مجھے موجودہ ایڈوائزر سے یہ توقع ہے کہ وہ اس پالیسی کو بدلیں گے کیونکہ انہوں نے بھی ایک ایسا دور دیکھا ہے کہ جس میں اخبارات میں تو ان کا نقطہ نظر آتا رہا ہے لیکن ریڈیو اور ٹی وی سے وہ محروم رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ انہیں اس بات کا احساس ہوگا اور وہ کم از کم صرف وہی نقطہ نظر پیش نہیں کریں گے جو ان کو suit کرتا ہو۔

جناب والا ! یہاں پر ہر ایک نے 'جو بھی برسراقتدار رہا ہے' یا جو حکومت میں رہا ہے

یہی کوشش کی ہے کہ صحیح بات عوام تک نہ پہنچے۔ جیسے ابھی میرے ایک دوست نے کہا ہے کہ جی ،ہمیں پبلسٹی کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم اس حد سے گزر گئے ہیں۔ جناب والا! میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی حد تو ابھی شروع ہی نہیں ہوئی ہے اور یہ گزر کیسے گئی ہے۔ خصوصی طور پر سینٹ جو ہے اس کے ساتھ تو بالکل ہی سوتیلی ماں جیسا سلوک کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہمیشہ ایک امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔

جناب والا! میں نے پچھلی حکومت میں بھی پروٹیسٹ کیا تھا اور آج بھی پروٹیسٹ کرتا ہوں اور اس پروٹیسٹ میں وہ ہمارے ساتھی رہے ہیں۔ ہمیشہ حکومت کے نقطہ نظر کو اہمیت دی جاتی رہی ہے۔ جناب! کل کا ایک حوالہ یہاں پیش کرتا ہوں کل جو یہاں کارروائی ہوئی۔ وزراء صاحبان نے جو بھی کہا اور جو کہ relevant بھی نہیں تھا' وہ سب کچھ ٹی وی پر آ گیا اور مختلف اخبارات میں' مختلف طریقوں سے ان کے نقطہ نظر کو پیش کیا گیا۔ لیکن اپوزیشن کے نقطہ نظر کو پیش نہیں کیا گیا بلکہ ہمارا نقطہ نظر تو یہاں تک بھی پیش نہیں کیا گیا کہ ہم نے یہاں abstain کیا اور اس کے حق میں دلائل دیئے لیکن ٹی وی کی خبروں میں یہ آیا کہ جی ہمیں شریعت بل کی مخالفت میں اتنے ووٹ ملے اور اس کے حق میں اتنے ملے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جو ہے یہ سب سے بڑی ناانصافی ہے۔ اس لئے میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ خدا کے لئے ان تمام چیزوں کو repeat نہ کریں جو کہ پہلی حکومتوں نے کی ہیں بر سر اقتدار ٹولہ جو ہے یہ ہمیشہ یہی کوشش کرتا ہے کہ وہ وقت اور حالات کے لحاظ سے ہر چیز کو فریم کرے اپنے انٹرسٹ کے مطابق۔

یہاں پر' اس ملک میں کبھی بھی institutions کی formation نہیں ہوئی ہے۔ میں اپیل کرتا ہوں کہ یہاں پر ایسی روایات قائم رکھی جائیں' ایسے ادارے قائم کئے جائیں جن کو تبدیل کرنا جو ہے یہ آنے جانے والے کے بس میں نہ ہو۔ چونکہ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ اس ملک میں ایڈہاک ازم اتنی چلی آ رہی ہے کہ اب تک ہم اس ایڈہاک ازم سے آگے بڑھے ہی نہیں۔ آج آپ برسر اقتدار ہیں کل دوسرا برسر اقتدار آ سکتا ہے۔ اس سے پہلے بھی بہت سارے لوگوں کو اپنے اقتدار پر ناز تھا اور آج اگر آپ بھی اپنے اقتدار پر ناز کرتے ہیں تو آپ بھی ہمیشہ اس اقتدار میں نہیں رہیں گے۔ چھ ماہ کے بعد اس اقتدار سے نکلیں گے یا سات ماہ کے بعد نکلیں گے یا چھ سال کے بعد نکلیں گے۔ آپ کی ٹرم ختم ہو سکتی

ہے۔ لوگ آپ کو reject کر سکتے ہیں۔ توپھر آپ کیوں ایک چیز کو اس طریقے سے رکھ رہے ہیں کہ کل کو آنے والے لوگ آپ کو یہی کہیں جیسے ابھی انہوں نے کہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پچھلی حکومتوں نے یہی کچھ کہا اور بہرہ ور سعید صاحب ! آپ کی حکومت بھی یہی کچھ کر رہی ہے جو کہ پچھلی حکومتوں نے کیا ہے۔ اگر آپ پچھلی حکومتوں کو کہتے تھے کہ انہوں نے غلط کیا ہے ' یہ کیا ہے اور وہ کیا ہے۔ توپھر آپ بھی وہی کیوں repeat کر رہے ہیں۔ یعنی آپ نظریہ ضرورت کو ہر مقام پر لاگو کرنا چاہتے ہیں ' جہاں آپ کی ضرورت ہو توپھر ٹھیک ہے۔ جہاں اپوزیشن کی ضرورت ہوتی ہے تو آپ وہاں کہہ دیتے ہیں کہ آپ نے پچھلی مرتبہ ایسے کیا تھا۔ ٹھیک ہے کہ اگر پچھلی مرتبہ کسی نے غلط کیا تھا تو کیا آپ بھی اس کو repeat کرنا چاہتے ہیں۔ یہ کہنا کہ جی ٹی وی پر دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اب آگے نکل چکے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ دنیا میں اس وقت بہت سارے ایسے ممالک ہیں جہاں باقاعدہ براہ راست پارلیمنٹ کی کارروائی نشر کی جاتی ہے۔ دنیا کو دکھایا جاتا ہے کہ ان کی پارلیمنٹ میں کیا ہو رہا ہے۔ اب پاکستانی عوام کو کیا پتہ چلتا ہے ان کے نمائندے یہاں کیا کر رہے ہیں۔ کم از کم لوگوں کو تو یہ پتہ ہے کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔

جناب والا ! یہ حقیقت ہے کہ ہمیشہ سے اپوزیشن کو نظر انداز کیا جاتا رہا ہے اور یہ ہوتا رہے گا۔ لیکن میری گزارش ہے کہ کم از کم لوگوں کو یہ پتہ تو ہو کہ اپوزیشن والے کیا نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ اور حکومت کی کارستانیوں کا بھی لوگوں کو علم ہو۔ اس لئے میں اپنے دوست شیخ رشید صاحب سے گزارش کرتا ہوں جو ٹی وی کے محکمہ سے منسلک ہیں اور اس کے مشیر ہیں ' وہ اس کا نوٹس لیں گے اور وہ ان چیزوں کو repeat نہیں کریں گے جو کہ پہلے ہوتی رہی ہیں۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اس موشن کو سپورٹ کرتا ہوں۔

POINT OF ORDER: *RE:* PRESENCE OF AN ADVISOR IN THE HOUSE WHO HAS TAKEN OATH

سید اقبال حیدر : پوائنٹ آف آرڈر '

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جی سید اقبال حیدر پوائنٹ آف آرڈر۔

سید اقبال حیدر : جناب والا ! اس وقت اس ایوان میں ایک غیر متعلقہ شخصیت

تشریف رکھتی ہیں میں آپ کی توجہ ان کی طرف مبذول کروں گا۔ وہ ہیں شیخ رشید صاحب وہ ایڈوائزر ضرور ہیں اور ایم این اے بھی ہیں لیکن چونکہ وہ حلف یافتہ ایڈوائزر نہیں ہیں اس لئے وہ اس ایوان میں بیٹھنے کے مجاز نہیں ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : ان کا سٹیٹس جو ہے وہ فیڈرل منسٹر کا ہے۔ چوہدری امیر حسین صاحب،

چوہدری امیر حسین : مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے یہ پوائنٹ اٹھایا ہے۔ کم از کم انہیں یہ پوائنٹ نہیں اٹھانا چاہئے تھا کیونکہ یہ سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں اور میں ان کی توجہ 57 کی طرف دلاتا ہوں۔ اس سے پہلے کہ میں 57 کی طرف آؤں۔ میں اس آرٹیکل کو جس کے تحت ایڈوائزز مقرر ہوتے ہیں جو کہ 93 ہے۔ پڑھ کر سناتا ہوں۔

"93(1) The President may, on the advice of the Prime Minister, appoint not more than five Advisers, on such terms and conditions as he may determine.

(2) The provisions of Article 57 shall also apply to an Adviser.

These advisers are appointed under the Constitution. Five Advisers under the Constitution can be appointed by the President on the advice of the Prime Minister.

Now, I will read Article 57:—

"(57) The Prime Minister, a Federal Minister, a Minister of State and the Attorney General shall have the right to speak and otherwise take part in the proceedings of either House, or a joint sitting or any committee thereof, of which he may be named a member, but shall not by virtue of this Article be entitled to vote."

جناب والا! اس آرٹیکل میں چونکہ specifically ایڈوائزر کا نام نہیں لکھا گیا تھا اس لئے آرٹیکل 93 کی کلاز (2) میں لکھا گیا کہ وہی پروویژن apply کرے گی ایک ایڈوائزر پر جو کہ 93 کے تحت مقرر کیا جاتا ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اگر

ایڈوائزر حلف نہ لے تو پھر وہ اس ہاؤس میں نہیں بیٹھ سکتا اس سلسلے میں عرض ہے کہ آئین کے تحت، حلف اٹھائے بغیر کسی ایڈوائزر کا یہاں بیٹھنا، مانع نہیں ہے اور نہ ہی اس آئین میں لکھا گیا ہے کہ ایڈوائزر کے لئے حلف لینا ضروری ہوتا ہے چنانچہ ان کا جو argument ہے اس میں کوئی substance نہیں ہے اس لئے میں گزارش کرتا ہوں کہ honourable Adviser کو جو کہ already فیڈرل منسٹر کے سٹیٹس کے ہیں، پورا حق حاصل ہے کہ وہ اس معزز ایوان میں بیٹھیں اور اس کی پروسیڈنگ میں حصہ لیں لیکن میری طرح وہ کم از کم اپنا ووٹ یہاں کاسٹ نہیں کر سکتے۔

سید اقبال حیدر : محترمہ ! میں گزارش کروں گا کہ میں ان کے جواب سے اس لئے مطمئن نہیں ہوں چونکہ آرٹیکل 93 جس کا حوالہ انہوں نے بجا طور پر دیا ہے۔ اس کے تحت وزیر اعظم کو یہ اختیار ہے کہ وہ پانچ مشیروں کی سفارش کریں اور صدر مملکت انہیں اپوائنٹ کرے۔ وہ پانچ آئینی مشیر ہوئے اور جو بھی تقرری آئین کے تحت ہوتی ہے اس کے لئے حلف لینا انتہائی ضروری ہے آئین میں کوئی ایسا تقرر نہیں ہے جو کہ بغیر حلف کے ہو۔ اس کے علاوہ جن افراد نے جن مشیر صاحبان نے حلف نہیں لئے وہ آئین کے مطابق اپنا عہدہ نہیں سنبھال رہے بلکہ ایڈ منسٹریٹو آرڈر کے تحت وہ اپنا عہدہ سنبھال رہے ہیں چونکہ صدر مملکت نے انہیں حلف نہیں دیا۔ میں اس کی مثال دے رہا ہوں لاتعداد ایسے مشیران کا تقرر ہوتا ہے جو کہ پچھلے سال ہماری حکومت میں بھی ہوئے۔ جو پانچ ایڈوائزر آئین کے تحت ان کو حلف ملا جو مزید ان کے علاوہ تھے وہ اسمبلی یا پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کرنے کے مجاز نہیں تھے چونکہ وہ آئین کے تحت اس عہدے کو نہیں سنبھالے ہوئے تھے۔ آئین کے تحت جو شخص عہدہ سنبھالتا ہے۔ اس کے لئے لازم ہے کہ آئین میں دیا گیا حلف اٹھائے۔ اس کی ایک اور بھی مثال ہے دو ایڈوائزر ہیں ایک شیخ رشید صاحب، وہ میرے محترم ہیں اور وہ اس کو ذاتی نہ لیں ہم ان کا احترام کرتے ہیں اور بیگم عابدہ صاحبہ جو ایک قابل محترم شخصیت ہے یہ دو ایسی شخصیات ہیں جن کو صدر مملکت نے حلف نہیں لیا یا دیا نہیں جو بھی وجہ ہے لیکن ان کے علاوہ روئیداد خان صاحب ہیں وہ بھی وزیر اعظم کے مشیر ہیں اور اجلال حیدر زیدی صاحب تھے جو کہ اب نہیں ہیں ان دونوں کو حلف دیا گیا تھا تو یہ تفریق اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ جو حلف دئے گئے ایڈوائزر ہوتے ہیں وہی آئین کے تحت

پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کرنے کے مجاز ہوتے ہیں۔ برائے مہربانی وزیر قانون اس تفریق کو اہمیت دیں اور اسی کے مطابق مشورہ دیں۔

چوہدری امیر حسین: محترمہ! میں ان کی بات سے اتفاق کر جاؤں گا اگر یہ آئین میں یہ بات لکھی ہوئی بتا دیں کہ ایڈوائزر آرٹیکل 93 کے تحت بنایا جاتا ہے تو اس کو لازمی ہے کہ وہ حلف لے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جن جن کے پاس سیاسی عہدے ہیں جن کو حلف دیا جانا ضروری ہوتا ہے اس کا ذکر آرٹیکل 92 (2) میں کیا گیا اور صفحہ 231 سے شروع ہوتے ہیں جہاں پر حلف کی فارم دی گئی ہے۔ اس میں ایڈوائزر کی فارم ہی نہیں دی گئی۔ اگر کسی شخص کا حلف لینا ضروری ہو تو پھر یہاں حلف نامے کی ایک فارم دی گئی ہے۔ چونکہ ایڈوائزر کے لئے حلف لینا ضروری نہیں ہوتا اس لئے وزیر اعظم، وفاقی وزیر، وزیر مملکت، اٹارنی جنرل، گورنر، چیف منسٹر، ممبر قومی اسمبلی، ممبر پارلیمنٹ، ممبر صوبائی اسمبلی اور جتنے nominations یا الیکشن کے ذریعے معزز ممران پارلیمنٹ یا صوبائی اسمبلیوں کے آتے ہیں یا نامزدگیاں ہوتی ہیں، تقرریاں ہوتی ہیں جن کے لئے حلف لینا ضروری ہوتا ہے ان کی حلف کی فارم دی گئی ہے اور چونکہ اس میں فارم نہیں دی گئی۔ کوئی مضائقہ نہیں کہ اگر، انہوں نے تو اپنے دور میں بہت تقرریاں ایسے (تقرریاں) کیں جو ہم نہیں کرنا چاہتے۔ کوئی ضروری نہیں انہوں نے حلف دلا دیا تھا ہم بھی دلا دیں۔ حلف کی ضرورت نہیں ہے اور یہ میرا considered opinion ہے۔ اس میں کوئی ابہام ہی نہیں ہے اس لئے اس پر آپ رولنگ بھی دے دیں تو بہتر ہے۔ چونکہ اس طرح خواہ مخواہ ایک controversy شروع ہو رہی ہے جو کہ آئین کے تحت شروع نہیں ہونی چاہئے۔

Akhunzada Behrawar Saeed: I draw the attention of the House to Article 92 and its proviso, which says:

Mr. Akhunzada Behrawar Saeed: I draw the attention of the House to Article 92 and its proviso, which says:

"92. (1) Subject to clauses (7) and (8) of Article 91, the President shall appoint Federal Ministers and Ministers of State from amongst the members of Majlis-e-Shoora (Parliament) on the advice of the Prime Minister:

Provided that the number of Federal Ministers and Ministers of State who are members of the Senate shall not at any time exceed one-fourth of the number of Federal Ministers.

(2) Before entering upon office, a Federal Minister or Minister of State shall make before the President oath in the form set out in the Third Schedule.".

If it was a must for an Advisor, then this must have been mentioned here. There is no harm to eliminate his name. Since the name is not there it is not essential that the Advisor must take oath and the rest of the arguments of the Law Minister I own them and submit that the Advisor is fully entitled to be here to take part in the proceedings of the House but he cannot vote.

Thank you.

سید اقبال حیدر : میں معزز رکن کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مزید وضاحت کی لیکن جیسا کہ فاضل وزیر قانون نے فرمایا کہ وہ ایڈوائزر وزیر کے منصب کے برابر ہوتا ہے کہ وہی حلف جو وزیر کا ہوتا ہے وہی اس سے لیا جاتا ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس معاملے میں آپ جو بھی متعلقہ برانچ ہے اس سے معلوم کر لیں یا اس کے اوپر تفصیلی opinions کے لئے، میں اس کے اوپر وزیر قانون کا مدد گار ثابت ہوں گا۔ اس میں تحقیر یا ذات ہمارا پہلو نہیں ہے برائے مہربانی اس کو ذاتی نہ لیں ہمارا مقصد ہے کہ ہم آئین کے مطابق چلیں۔ اور اگر ہم میں سے کوئی ایڈوائزر ہے تو اگر اس کو حلف نہیں ملا تو اس کو ملنا چاہئے۔ اور جو کمی رہ گئی ہے اس کو پورا کریں۔ یہ کوئی انا کا سوال نہیں قانونی سوال ہے یا پھر تفصیل کے لئے ہمیں موقع دیں تاکہ آپ کو تفصیلی نوٹ پیش کریں۔ یا پھر آپ وزارت قانون اور کیبنٹ ڈویژن سے تفصیلات لیں۔ میں آپ کو ثابت کروں گا کہ ہر وہ مشیر اور ہر وہ شخص جو آئین کے تحت جب اپنا کوئی عہدہ سنبھالتا ہے اس کے اوپر حلف لینا لازم ہے۔ اور اس کے بغیر اس کا اختیارات کا استعمال کرنا ناجائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جو ایڈوائزر بنے ہیں وہ قانون کے تحت اپنی تمام تر ذمہ داری سرانجام دیں۔ اس میں مجھے موقع دیں میں آپ کو پیش کروں گا۔

Madam Deputy Chairman: Mr. Hasan A. Sheikh will you be able to give your own opinion on this?

Mr. Hasan A. Sheikh: Madam Chairperson, I have not considered it and also I have not studied it properly, therefore, I rather refrain from giving my own opinion.

چوہدری امیر حسین : محترمہ ! فاضل ممبر نے خود جو پوائنٹ ریز کیا ہے اور جو سٹینڈ خود انہوں نے لیا ہے کہ اگر ایک فیڈرل منسٹر بنتا ہے تو اس کے لئے لکھنا ضروری نہیں ہوتا That he will enjoy the status of a Federal Minister. اگر ایک فاضل ممبر وزیر مملکت بنتا ہے اس کے لئے بھی ضروری نہیں یہ لکھنا کہ That he will enjoy the status of a Minister of State. چونکہ ایڈوائزراز خود منسٹر نہیں ہوتا اس لئے لکھا جاتا ہے کہ وہ تمام سہولیات enjoy کرے گا جو کہ وفاقی وزیر یا وزیر مملکت کے لئے ہوتی ہیں نمبر 2 یہ کہ جس طرح آرٹیکل 93 کی کلاز 2 میں یہ لکھا گیا کہ وہ تمام پرویژن جو آرٹیکل 57 میں ہیں۔ اپلائی کریں گی ایڈوائزر پر تو اگر یہ منشاء ہوتا کہ ایڈوائزر نے اوتھ لینا ہوتا ہے تو جیسا کہ میرے بھائی اخونزادہ بہرہ ور سعید نے فرمایا تو پھر یہ بھی لکھا جاتا کہ وہ تمام پرویژن جو applicable ہیں 92 آرٹیکل میں تو وہ اس پر بھی اپلائی کریں گی تو پھر اوتھ لینا ضروری تھا اس میں کوئی ابہام نہیں' نہ کوئی legal opinion لینے کی ضرورت ہے۔ یہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب منظور گچکی صاحب' آن پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب منظور احمد خان گچکی : میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چوہدری صاحب نے جو دو آرٹیکل دیئے تھے ان میں سے آرٹیکل 93 میں یہ متعین ہے کہ پانچ مشیر۔ اور ظاہر ہے کہ یہ آئین میں ہے اور جس طرح دو مشیروں کو اوتھ دیا گیا تھا میں صرف یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ کیا ان دونوں مشیروں کو جو اوتھ دیا گیا وہ کون سا اوتھ دیا گیا۔ یقیناً وہی اوتھ جو ان کو دیا گیا تھا وہ یہاں اپلائی ہوتا ہے۔ دوسری بات ہے کہ 57 کے تحت انہوں نے یہ کہا کہ یہاں ایسی کوئی چیز اوتھ کی نہیں ہے۔ تو یہاں پر وزیر اعظم کسی وفاقی وزیر' کسی وزیر مملکت .... یہ بھی درج ہیں تو ان کے بارے میں بھی کوئی اوتھ کا یہاں پر نہیں ہے۔ پھر تو اس آرٹیکل کے مطابق کہیں اوتھ ہے ہی نہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ چونکہ ہم قانونی

ماہر نہیں ہیں اور جب ہم قانونی ماہر نہیں ہیں تو ممکن ہے کہ ہماری رائے غلط بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر اس ایوان میں قانونی ماہرین ہیں، امیر حسین صاحب ہیں لیکن ان کی رائے اس لئے مستند ہے کہ وہ ڈیفنڈ کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنے نقطہ نظر کو، چاہئے وہ غلط بھی ہو ڈیفنڈ کریں گے، وہ وکیل بھی ہیں۔ تو میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ یہاں جو قانونی ماہرین بیٹھے ہیں خاص کر حسن اے شیخ صاحب، وہ خوامخواہ اس پر بولنا نہیں چاہتے۔ اس لئے وہ نہیں بولنا چاہتے کہ یہی حقیقت ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : انہوں نے ہمیشہ حقیقت کا اظہار کیا ہے۔

جناب منظور احمد خان گچکی : ایسا نہ ہو کہ وہ کل کی طرح کہیں کہ میں نے حقیقت کا تو اظہار کر دیا ہے لیکن اب میں کیا کروں، مجبوری ہے میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی opinion دیں یہ زیادہ مناسب رہے گا۔ کیونکہ ہم نے جانتے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : میں اس پر رولنگ دینا چاہتی ہوں۔ حسن اے شیخ صاحب آن اے پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Hasan A. Shaikh: I have not studied this point and this is a matter in which once I express my opinion I am bound by it. I have not studied the point, therefore, I am not expressing my opinion. It is a legal point. It is not something, just get up and read a couple of clauses and say that this is my opinion.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : میں اس پر رولنگ دیتی ہوں۔

The Justice Minister has explained and Constitutional position according to which an Advisor is not required to take oath of his office, I agree with him and rule out the point of order raised by Senator Iqbal Haider.

DISCUSSION ON THE RESOLUTION *RE:* TELECASTING AND BROADCASTING OF THE PROCEEDINGS OF THE IMPORTANT SESSION OF THE SENATE—RESUMED

اور اب اس قرارداد پر کوئی بولنا چاہتے ہیں ؟ جناب سید مزمل شاہ صاحب۔

سید مزمل شاہ : محترمہ چیئرمین صاحب ! یہ قرارداد جو انفارمیشن میڈیا سے متعلق ہے۔ یہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ اور ہر آدمی جانتا ہے کہ انفارمیشن میڈیا، خواہ کسی بھی ملک میں ہو، وہ قوم اور ملک کے بنانے میں بڑا کردار ادا کرنا ہے۔ جہاں تک پاکستان کے

انفارمیشن میڈیا کا تعلق ہے، ہم بھی اپنے انفارمیشن میڈیا کی بہت عزت کرتے ہیں اور کرنی بھی چاہیئے۔ جہاں تک ذمہ داری کا تعلق تو میرے خیال میں پاکستان ہر سطح پر کسی حد تک یہ کمزور ہے وہاں پر بھی ہو گا۔ میں صرف یہ پوائنٹ واضح کرنا چاہتا ہوں جسے سید فصیح اقبال نے بھی ٹچ کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ نیشنل اسمبلی اور سینٹ کی کارروائی تقریباً رات گیارہ بجے ساڑھے گیارہ بجے دکھائی جاتی ہے۔ یہ کہنا کہ یہاں پر سینٹ یا نیشنل اسمبلی میں جو بھی کام ہوتا ہے وہ کسی کی ذاتی بڑائی سے متعلق ہے۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ یہاں پر بھی اور نیشنل اسمبلی میں عوامی نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں وہ عوام اور اپنے ملک کے لئے جو کچھ بھی کرتے ہیں، لہٰذا نیشنل اسمبلی اور سینٹ کی کارروائی کو ٹھیک طریقے سے براڈکاسٹ کرنا اور بروقت کرنا انتہائی ضروری ہے تاکہ قوم دیکھ سکے اور اس کے متعلق ایڈوائس کر سکے اپنے نمائندوں کو کہ کیا ٹھیک ہے۔ کیا غلط ہے۔ کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا ہے۔ اس ضمن میں میں نے یہ عرض کرنا ہے محترمہ چیئرمین صاحبہ، کہ ٹی وی پر گیارہ بجے کے بعد نیشنل اسمبلی اور سینٹ کی کارروائی دکھائی جاتی ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ایوان میں جو لوگ بیٹھے ہیں یا گیلریوں میں تشریف فرما ہیں۔ ان میں کتنے لوگ جاگتے اور اس کارروائی کو دیکھتے ہیں اور اس سے پہلے وقت میں انگلش اور غیر ضروری دوسری فلمیں لگا کر دو ڈھائی گھنٹے ضائع کئے جاتے ہیں۔ میں اس ضمن میں یہ عرض کروں گا کہ اس ایوان کو یہ فیصلہ کرنا چاہیئے کہ یا تو قومی خبروں سے پہلے یا اس کے فوراً بعد نیشنل اسمبلی اور سینٹ کی کارروائی دکھائی جائے ورنہ میں سمجھتا ہوں یہ وقت ضائع کرنا اور مذاق ہے۔ یہ میری عرض ہے۔ میرا خیال ہے کہ ایوان اس پر غور کرے گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : میر عبدالجبار صاحب۔

میر عبدالجبار : میڈم چیئرپرسن میں آپ کا از حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا میں اس قرارداد کے محرک جناب سید عبداللہ شاہ صاحب کی تحریک سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے اور جن اصحاب نے اس پر ارشادات فرمائے ان سے بھی اتفاق کرتے ہوئے مزید گزارش کروں گا یہ ایوان 'ایوان بالا ہے۔ پارلیمنٹ کا سب سے بڑا ایوان ہے۔ جمہوری دور ہے۔ عوام کے نمائندے یہاں پر عوام کی نمائندگی کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ جناب بہرہ ور سعید صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ہمیں اپنی شہرت قطعاً

مقصود نہیں۔ اس ایوان بالا میں آنے کے بعد ہمیں مزید شہرت کی ضرورت ہی کیا ہے۔ جو شہرت ملنی تھی وہ ہمیں مل گئی مقصد یہ تھا۔ کہ ہم اپنی accountability پیش کریں گے اپنے لوگوں کو کہ بھئی ہم یہ ہیں۔ اور جو کچھ پالیمنٹ میں کر رہے ہیں آپ کے لئے، عوام کے لئے ہمارا conduct عوام پر ظاہر ہے ہم عوام کے لئے ہیں۔ یہ عوامی ادارہ ہے اور جمہوری عمل سے گزر رہا ہے ہم ان جمہوری اداروں کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں اور اس کی مضبوطی میں سمجھتا ہوں اس میں ہے کہ ہم اس میڈیا کے ذریعہ اپنے آپ کو عوام کے سامنے پیش کریں تاکہ ہمارے عوام فیصلہ کر سکیں کہ ہم کس نہج پر جا رہے ہیں۔ ہم کیا کچھ کرتے ہیں کون سا راستہ ہم نے اختیار کیا ہوا ہے۔

جناب! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ورک کی تحریک بہت ہی اچھی ہے اور تمام ایوان اس پر غور کرے اور اس بارے میں جناب سید مزمل صاحب نے اور سید فصیح اقبال صاحب نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے میں ان صاحبان سے بھی مکمل اتفاق کرتے ہوئے گزارش کروں گا کہ جناب اپنے ریڈیو کے پروگراموں میں ہمیں موخر نہ کیجئے۔ اللہ کے لئے ہمیں وہ جگہ دیجئے، جس جگہ پر ہمارا حق بنتا ہے تاکہ ہمارے عوام سن سکیں۔ جس طرح جناب شاہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایجوکیشن کا ذریعہ بھی ہے جناب۔ یقیناً درست ہے اس طرح ہماری اولادیں ہمارے بچے سیکھ سکیں گے کہ جمہوریت کیا ہے اس میں کیسے عمل ہوتا ہے۔ اور ہم نے آگے چل کر کیا کرنا ہے۔ بہت شکریہ!

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب عالم علی لالیکا۔

جناب عالم علی لالیکا: محترمہ چیئرمین صاحبہ! میں سید عبداللہ شاہ صاحب کی پیش کردہ قرارداد پر اپنے بھائی سینیٹر سید مزمل شاہ صاحب کی باتوں سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں چونکہ وقت قلیل ہے اس لئے شکریہ!

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ حافظ حسین احمد۔

حافظ حسین احمد : شکریہ! محترمہ عجیب بات ہے کہ جب ہم شیخ رشید صاحب کے ساتھ قومی اسمبلی میں تھے اپوزیشن میں تو ہم اور وہ مل کر جناب عبداللہ شاہ صاحب جماعت کو کہا کرتے تھے کہ ذرا پریس کو آزاد رکھیں اور ہماری کچھ خبریں دے دیا کریں لیکن اس وقت انہوں نے ہماری بات نہ مانی اور آج خود وہ وہاں پر کھڑے ہیں اور وہ خود مطالبہ کر

رہے ہیں شیخ رشید صاحب سے کہ جب تک وہ پریس گیلری میں نہ دیکھتے ان کی خبر نہ لگتی آج اللہ کی شان ہے بہر حال وہ کھانستے بھی ہیں تو وہ خبر لگ جاتی ہے لیکن سوال یہ ہے جناب کہ اگر کل ایک چیز ہمارے لئے خراب تھی اور ظلم تھا ستم تھا تو وہ چیز آج کے دور میں جب ہم بر سر اقتدار ہیں اور میرے محترم مشیر بھی ہیں تو اس وقت وہ ہمارے لئے کس طرح ایک اچھی روایت اور اچھی بات ہو سکتی ہے ہم اپوزیشن میں بیٹھ کر پریس ٹرسٹ کی آزادی کی بات بھی کرتے رہے پریس کو آزاد کرنے کی بات کرتے رہے ٹیلی ویژن کی بات بھی کرتے رہے کہ ہم کارروائی یہاں سے براہ راست نشر کریں گے ٹیلی کاسٹ کریں گے لیکن آج اگر دیکھا جائے تو صورت حال بالکل مختلف ہے قبل اس کے کہ کل عبداللہ شاہ صاحب کی جگہ پھر شیخ رشید صاحب کوئی ایسی قرار داد پیش کریں اس سے پہلے ہماری دست بستہ ان سے گزارش ہے کہ وہ اس بارے میں فوری طور اہم اقدام کریں اس میں یقیناً ان کی نیک نامی بھی ہے اور اگر ایوان بالا یا قومی اسمبلی کی کارروائی صحیح نہج پر عوام تک پہنچتی ہے کسی کی تنقید بھی اگر آپ صحیح طور پر عوام تک پہنچاتے ہیں تو اس میں سارا کریڈٹ آپ کو اور آپ کی حکومت کو چلا جاتا ہے تو میں یہی گزارش کروں گا کہ چونکہ قائد ایوان محترم جناب نواز شریف صاحب تو کبھی بھول کر بھی یہاں نہیں آتے اور قائد ایوان نمبر 2 صاحب کو آپ نے بہت پیچھے بٹھا دیا ہے یعنی جناب محمد علی صاحب کو لیکن اگر شیخ صاحب جن کو آج آپ نے اجازت دے دی ہے اگر وہ بھی آتے رہے تو شاید ٹی وی اور دیگر ذرائع ابلاغ کو سوچ تبدیل ہو اور ان کے صدقے سے شاید ہمارا نام بھی کبھی آتا رہے شکریہ !

<u>میڈم ڈپٹی چیئرمین</u> : شکریہ جناب، شیخ رشید احمد صاحب مشیر برائے اطلاعات و نشریات۔

<u>شیخ رشید احمد</u> : شکریہ محترمہ چیئرمین صاحبہ ! میں عبداللہ شاہ صاحب اور ان تمام اراکین کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے اس سیر حاصل بحث میں حصہ لیا لیکن میں ان کے سامنے اپنی رائے اور اپنی مجبوریاں بھی پیش کرنا چاہتا ہوں جہاں تک الیکٹرانک میڈیا کا تعلق ہے اور میرے دوست اور میرے بھائی منظور گچکی صاحب نے کہا اس کی اہمیت سے کسی شخص کو انکار نہیں ہے اور اس میں بھی واقعی کوئی شک نہیں ہے کہ موجود جنگ میں سی این این نے اور الیکٹرانک میڈیا نے ایک بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔

جہاں تک پاکستان ٹیلی ویژن کا تعلق ہے اس میں میں جو رائے آپ کو دینا چاہتا ہوں خود ظاہر ہے میں نے ساری زندگی اپوزیشن دیکھی ہے اور میرا یہ ایمان ہے کہ انسان کو کبھی بھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جو کسی کے خلاف جاتی ہو اور آپ یقین جانئے جب سے میں اس عہدے پر عہدوں کوئی ایک آدمی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ ہمارے اس دور میں کسی کی کردار کشی ہوئی ہو ابھی حافظ صاحب نے کہا، میرے پاس اتنا علم تو نہیں ہے میں ان کے علم اور فراست کی قدر کرتا ہوں کہ پریس ٹرسٹ کا ہمارا ذمہ لگا دیا جناب 1964ء سے پریس ٹرسٹ قائم ہے اس ملک میں جو پارٹی بھی آئی جو سیاستدان بھی آیا اس کا منشور یہ تھا کہ ہم نیشنل پریس ٹرسٹ توڑیں گے اس میں پیپلز پارٹی اور دوسری پارٹیاں بھی شامل تھیں، آئی جے آئی کے منشور میں پریس ٹرسٹ کو توڑنا شامل نہیں تھا لیکن اس کے باوجود بھی ہم نے پریس کی آزادی کے لئے منشور نہ ہوتے ہوئے بھی اس ٹرسٹ کو توڑا ہے کیبنٹ نے نہ صرف فیصلہ دیا ہے بلکہ جو یہ پرائیویٹ اداروں کی آرگنائزیشن ہے اس میں بھی کہا ہے کہ مزدور کارکنوں کو ان کا حق دے کر ان اخباروں کو بھی پرائیویٹ سیکٹر میں دے دیا جائے تاکہ آزادی رائے سے رکھا جا سکے۔

جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ پاکستان میں جناب میں چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی شخص یہ ثابت کرے کہ موجودہ حکومت نے ایک دن بھی پریس ایڈوائس جاری کی ہو، ایک دن بھی، جہاں تک ٹی وی کا تعلق ہے میں چند ایک گزارشات پیش کرتا ہوں جو ایوان حکم دیتا ہے سر تسلیم خم ہے اور یہ کہنا کہ ہم اس ایوان کا احترام نہیں کرتے جناب ہم خود ایک میونسپل کارپوریشن سے شروع ہو کر یہاں تک پہنچے ہیں یہ کب اور کیسے تصور کیا جا سکتا ہے کہ ہم جمہوری عمل کا احترام نہیں کرتے یا ہم سینٹ کا احترام نہیں کرتے یا آپ کی قابلیت کا اعتراف نہیں کرتے۔ لیکن جہاں تک میں سمجھتا ہوں جناب والا! کہ اگر ہمارے پاس اتنے فنڈز ہو جائیں آپ یقین کریں کہ کل بجٹ پیش کیا جانا ہے آج سے ہم کیمرے اکٹھے کر رہے ہیں تاکہ جو کل بجٹ پیش کرنا ہے اس کو ٹیلی کاسٹ کیا جا سکے ہم نے حکومت کو یہ کہا ہے وزیر اعظم صاحب کو درخواست کی ہے کہ ہمارے فنڈز میں اضافہ کیا جائے میں یہ خود چاہتا ہوں کہ ایوان کی کارکردگی ڈائریکٹ دکھائی جائے لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ برطانیہ کئی سو سال کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہے اور اب جو وہاں پروسیس

شروع ہوا ہے یہاں 235 حضرات جونسے ہیں اس قابل احترام ہاؤس میں اور یہاں جو حضرات ہیں پھر کیا ہو گا جناب پھر یہ ہو جائے گا کہ یہ بات ٹھیک نہیں آ سکتی یہ بات غلط آئی اتنا وقت ملا' اتنا نہیں ملا۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اس حکومت کی طرف سے جس نے کوئی بھی اچھی تجویز کبھی رد نہیں کی اس بات کی کوشش کروں گا کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ فنڈز مہیا کئے جائیں تاکہ ہم اس اسمبلی کو live دکھاسکیں اگلے دن' ہمارے پاس اتنے فنڈز نہیں ہیں کہ ہم اس دن براہ راست دکھاسکیں۔

فصیح اقبال صاحب نے بہت اچھی تجاویز پیش کی اور اشتیاق اظہر صاحب ہمارے بڑے محسن ہیں ظاہر ہے ٹائم ہے جناب بیس منٹ' بائیس منٹ موسم کا لگا کر 25 منٹ میں آپ یقین جانیں کہ یہ۔ اب جب میں دیکھ رہا ہوں تو گھڑی کی طرف دیکھ رہا ہوں کیوں کہ اگر میں نے جلدی تقریر ختم نہ کی اور یہ شام کی 9 بجے کی خبروں میں نہ آیا تو کل کابینہ کا اجلاس ہے بجٹ ہے تو یہ ہماری ساری کارروائی اگلے دن پر چلی جائے گی اور پھر اعتراض ہو گا کہ جناب ہمیں صحیح طور پر ٹائم نہیں دیا جاتا۔ میں جناب آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو معزز اراکین نے ٹائمنگ کا کہا ہے میں اس کو تسلیم کرتا ہوں کہ ہماری ٹائمنگ ٹھیک نہیں ہے' ایک تین مہینے کا سسٹم (شیڈول) ہوتا ہے وہ سسٹم میرے اس چارج لینے کے بعد نکل چکا ہے ایک ہفتے کے اندر اندر میں میٹنگ کر رہا ہوں ہمارے تمام جو جنرل مینیجرز ہیں تین صوبائی ہیڈ کوارٹروں کے کہ اس ٹائم کو ہم کس طرح آگے لاسکیں اور فصیح اقبال صاحب پہلے بھی مجھے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہتے ہیں اور میں ان کا بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ پی ٹی وی کے بارے میں اچھی اور مثبت سوچ دی ہے اور جو بھی اس ایوان سے رائے ملے گی اس کا ہم نہ صرف احترام کریں گے بلکہ میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ میں حتی الامکان پوری کوشش کروں گا کہ ایوان بالا کو زیادہ سے زیادہ وقت دیا جائے اس کا بہتر ٹائم لایا جاسکے اور جس وقت ٹیلی ویژن اس پوزیشن میں ہوا کہ کیمرے وہ مہیا کر سکے تو جو دن سپیکر صاحب کہیں گے اس دن میں کوشش بھی کروں گا کہ اس دن کچھ نہ کچھ حصہ اس کا ضرور دکھایا جائے' شکریہ جناب!

<u>میڈم ڈپٹی چیئرمین</u>: سید عبداللہ شاہ' پوائنٹ آف آرڈر۔

<u>سید عبداللہ شاہ</u>: میں شکر گزار ہوں ان معزز ارکان کا جنہوں نے اس قرارداد کی

فرمایا کہ ان کو یہ بات اب یاد آئی ہے میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ میں جب سابقہ دور میں سپیکر تھا تو سپیکرز کانفرنس میں یہ فیصلہ ہوا تھا سب نے مل کر کیا تھا کہ پارلیمنٹ کی کارروائی ٹیلی کاسٹ ہونی چاہئے صوبائی اسمبلیوں کی بھی، سینٹ کی بھی، یہاں تو صرف سینٹ کا ذکر کیا گیا ہے میں نے سارے ادارے لکھے تھے اور اس میں پبلسٹی کا قطعاً کوئی تصور ہی نہیں ہے یہ اگر الگ الگ کر کے دکھائیں گے تو پھر تو اعتراض ہوگا کہ گگی صاحب کو دکھایا گیا پراچہ صاحب کو نہیں دکھایا گیا لیکن جب آپ ڈائریکٹ ٹیلی کاسٹ کریں گے کوئی خاص ممبر نہیں دکھایا جائے بلکہ پورا ہاؤس دکھایا جائے گا تو جو ممبر اس میں کام کریں گے یا اس میں حصہ لیں گے وہ دکھائے جائیں گے تو آپ مہربانی کریں میرا نقطہ نظر سمجھیں اس میں ایجوکیشن کا پہلو بھی ہے اور یہ جو ہمارے مشیر صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس یہ کارروائی دکھانے کے لئے پیسے نہیں ہیں تو آپ فنڈز جنریٹ کر سکتے ہیں کئی طریقے ہو سکتے ہیں کرکٹ آپ دکھاتے ہیں، کشتیاں دکھاتے ہیں، کیا کیا نہیں آتا اپنے ٹیلی ویژن پر، لیکن اگر نہیں تو تو ہاؤس کی کارکردگی، پرفارمینس نہیں آتی یہ ہمارا سفارش کردہ ریزولیوشن ہے اس کو اپوز کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس کو آپ پاس کروائیں اس پر سوچیں اگر اس کے اوپر عمل ہو سکتا ہے تو کریں، نہیں ہو سکتا تو نہ کریں، کوئی زبردستی تو ہے نہیں اس کی صرف recommendatory nature ہے۔ اس کی اپوزیشن کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

شیخ رشید احمد : پوائنٹ آف آرڈر! میرا خیال ہے میں نے بہت تفصیلی عبداللہ شاہ صاحب سے عرض کیا ہے اور میرے نزدیک کشتیوں سے بہت زیادہ مقام ہے میں محسوس کرتا ہوں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ شاید میرے نزدیک کشتیاں اہم ہیں یا کھیل زیادہ اہم ہیں، میں نے ایک تفصیلی بات ان سے دل کی اتھا گہرائیوں سے عرض کی ہے کہ جس وقت ایسی صورت حال ہوئی ہم پوری کوشش کریں گے میرا خیال ہے اس کے بعد اس ریزولیوشن کی کوئی ضرورت نہیں رہتی میں نے کوئی چیز اس ایوان سے چھپائی نہیں ہے جو کہ شاید کسی اور دور میں چھپائی جاتی رہی ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب منظور گگی صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب منظور احمد خان گگی : میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں مجھے بہت خوشی ہے تین سال

کے بعد دو سال تک میں آج شیخ رشید صاحب کو اتنے خوبصورت انداز میں بولتا ہوا دیکھ رہا ہوں مجھے لگ رہا ہے کہ پہلی مرتبہ وہ پارلیمانی انداز میں بول رہے ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب عبداللہ شاہ صاحب منسٹر صاحب statement کے بعد آپ اسے پریس کرنا چاہئیں گے۔

سید عبداللہ شاہ : کیونکہ مشیر صاحب نے ہاؤس کے فلور پر یہ کہا ہے کہ اس پر غور فرمائیں گے اور جیسے ہی ان کے وسائل ان کو پرمٹ کریں گے اس کا بندوبست کریں گے تو میں اس کو پریس نہیں کرتا ہوں۔

I hope that he will keep up his words. Thank you.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اب میں اس کو ہاؤس کے سامنے رکھتی ہوں۔

Does the House grant leave to Syed Abdullah Shah to withdraw his resolution?

(Leave was granted)

Madam Deputy Chairman: Permission granted, resolution is withdrawn.

Now the House is adjourned to meet tomorrow at 10.30 a.m. the 30th of May, 1991. Thank you.

[The House then adjourned to meet again at ten thirty of the clock in the morning on Thursday, 30th May, 1991].

PCPPI—1106(96) Senate—19-5-96—180